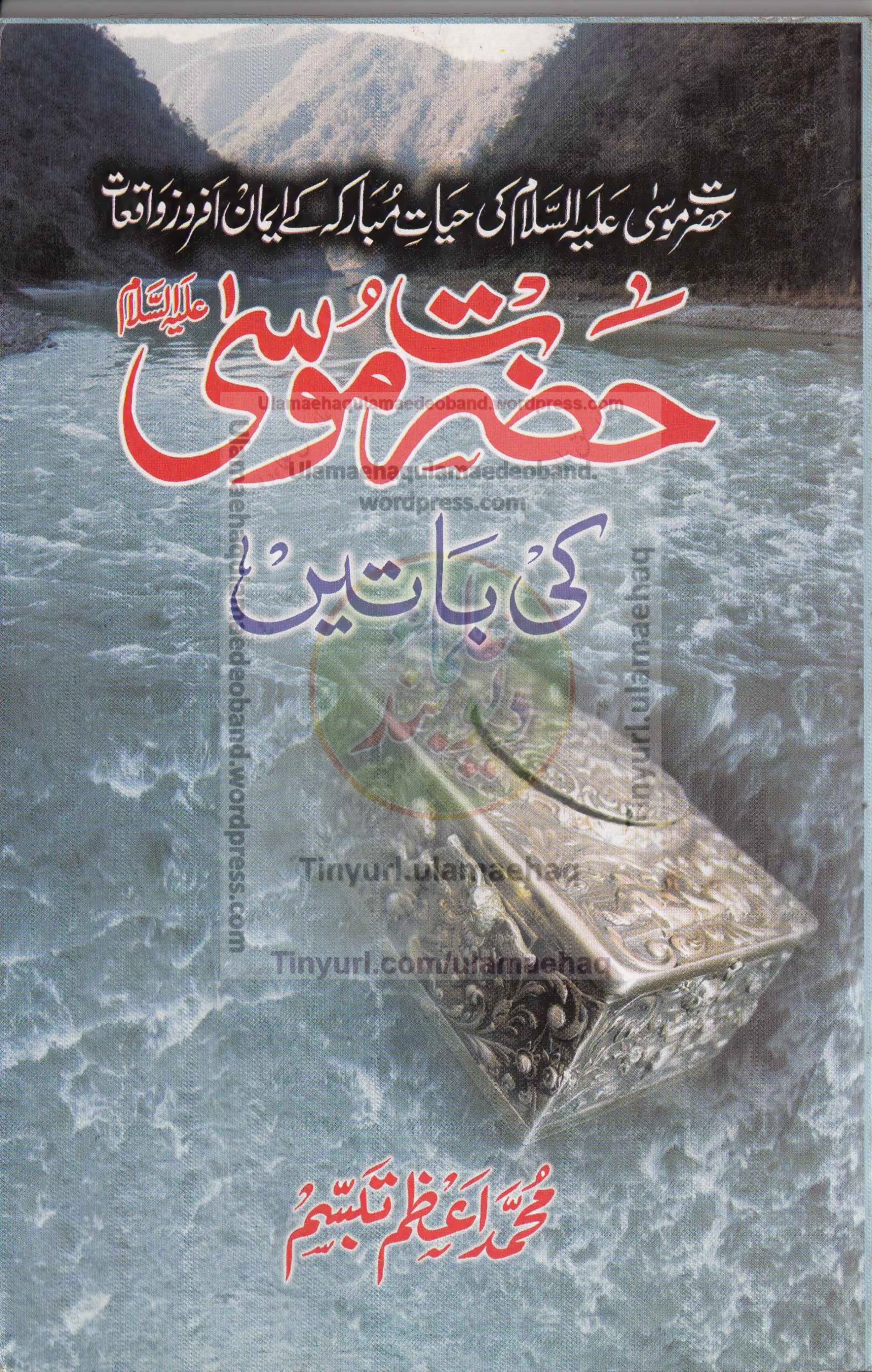

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ کے ایمان افروز واقعات

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی باتیں

محمد اعظم تبسم

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Ulamaehaqulamaedeoband.
wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی باتیں

محمد اعظم رضا تبسم

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی باتیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ کے ایمان افروز واقعات

محمد اعظم رضا تبسم

اریب پبلیکیشنز
1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

نام کتاب : حضرت موسیٰ علیہ السلام

مؤلف : محمد اعظم رضا تبسم

ناشر : اریب پبلیکیشنز

صفحات :

سن اشاعت : 2011

قیمت :

HAZRAT MOSA Alaihissalam

Mohammad Aazam Raza Tabassum

ناشر

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس دریا گنج، نئی دہلی۔۲

فون: 23284740، 23282550، 43549461

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

انتساب

گلشن کرم

محمدیہ غوثیہ اسلامک یونیورسٹی

بھیرہ شریف

کے نام

ترتیب

مجھے کچھ کہنا ہے 11

قرآن کی زبانی 13

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا قصہ 13
نجومی کی خبر 13
ننھا بچہ اور فرعون کے محل کا سفر 15
موسیٰ علیہ السلام نے غیر عورت کا دودھ نہ پیا 16
فرعون کے منہ پر طمانچہ 17
دو طشت اور آزمائش 17
قبطی مکا لگنے سے مر گیا 19
شعیب علیہ السلام سے ملاقات 20
موسیٰ علیہ السلام کی مدین کی طرف ہجرت 20
ننھی بچیوں کی مدد کا قصہ 21
شعیب علیہ السلام کی دعوت 22
موسیٰ علیہ السلام کا نکاح 22

نبوت کا سفر 24

وادی طور سینا پر رب سے پہلا کلام 24
نبوت اور معجزات کی عطا 25
دعائے موسیٰ علیہ السلام طالب علموں کے لئے تحفہ 26
موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں 27
حق و باطل کا تاریخی مقابلہ 27

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

مقابلے کی تیاری 27
مقابلے کا میدان اور فاتح 28
ایک لاکھ مسلمان جادوگروں کی شہادت 29
اور آسیہ مسلمان ہوگئیں 29
موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی چال 30

پانچ بڑے عذاب **32**
دعائے موسیٰ علیہ السلام اور مقبولیت 32
طوفان کا عذاب 32
آسمانی ٹڈیوں کا عذاب 33
قمل کا عذاب 34
مینڈک کا عذاب 35
خون کا عذاب 36
قدرتِ خدا کی عظیم نشانی 37

اور دشمن تباہ ہوگیا **39**
راتوں رات ہجرت 39
دو طرفہ موت 39
سمندر میں بارہ راستے 40
اور فرعون تباہ ہوگیا 40
سمندر پار ایک نئی زندگی 42
قوم عمالقہ سے جہاد کا حکم 42
پیغمبر علیہ السلام کی نافرمانی کی سزا 42
میدان تیہ میں بھٹکنے کی سزا 43
من وسلویٰ کا نزول 44
من وسلویٰ کی نعمت سے محرومیت کا قصہ 45
کھانا خراب ہونے کی ابتداء 45

ایک پتھر، بارہ چشمے 46
موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور اس کے فوائد 47

مستجاب الدعوات آدمی کا قصہ **49**
نیک شخص کون تھا 49
موسیٰ علیہ السلام کیلئے بددعا کی درخواست 49
مال کی لالچ 49
گدھی کی تقریر 50
آخر گنگا الٹی بہنے لگی 51
زبان سینے تک لٹک گئی 51
اک نیا مکر 52
ایک گھنٹے میں ستر ہزار آدمی مرگئے 52

اور قوم پھر گمراہ ہوگئی **54**
سامری کون تھا؟ 54
کتاب ملنے کا وعدہ 54
کوہِ طور کا سفر 55
شوقِ دیدارِ خدا 55
اور تورات مل گئی 56
بولنے والا بچھڑا 56
حضرت ہارون علیہ السلام پر موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی 57
پہاڑ ہوا میں معلق ہوگیا 58
قیمتی گائے کا قصہ 59

قارون کی تباہی کا قصہ **62**
قارون کون تھا؟ 62
قارون کو خزانے کی عطاء 62

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

موسیٰ علیہ السلام قارون کے دربار میں 63
موسیٰ علیہ السلام پر الزام تراشی 63
دعائے موسیٰ علیہ السلام اور قارون کا انجام 65
قارون کا مال ومتاع بھی تباہ 66

موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کی ملاقات کا قصہ 67
خضر علیہ السلام کون ہیں؟ 67
موسیٰ علیہ السلام کا اپنے رب سے مکالمہ 67
مجمع البحرین کا سفر 69
اور حضرت خضر علیہ السلام مل گئے 70
موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا سفر 70
کشتی کا واقعہ 71
بچے کا قتل 72
گرتی دیوار سیدھی کر دی 72
تین سوال، تین جواب 73
بھاگنے والے پتھر کی کہانی 74
قوم موسیٰ علیہ السلام کا الزام 74
پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا 75
اور پتھر بول پڑا 76

رب تعالیٰ عزوجل کی آواز سننے والے خوش نصیب 77
کوہ طور سے واپسی اور حکم خدا 77
خدا تعالیٰ کی آواز سننے کا شرف 77
مرنے کے بعد زندہ ہو گئے 78
ماخذ ومراجع 80

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

مجھے کچھ کہنا ہے!

محترم قارئین السلام علیکم!

علم ایک سمندر ہے گو سمندر میں کودنا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے لیکن تعجب یہ ہے کہ اس سمندر میں ڈوبے بغیر زندگی ہی نہیں ملتی۔ بس اس سمندر میں غوطہ زنی کے بعد جو ہیرے اور جواہرات پاتا ہوں خوبصورت کتابوں کے قرطاس ابیض پر رکھ کر آپ کو پیش کیے دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ ان ہیرے جواہرات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

اب آپ کے ہاتھ میں موجود کتاب ''موسیٰ علیہ السلام کی باتیں'' آپ کو بہت ساری ایسی معلومات عنایت کرے گی جو شاید پہلے آپ کے مطالعہ سے نہ گزری ہوں۔ حیات موسیٰ علیہ السلام کے اس حسین گلدستہ کو قرطاس ابیض کے حوالے کرتے ہوئے جس چیز کا میں نے سب سے زیادہ خیال رکھا وہ تسلسل اور ترتیب ہے تاکہ آپ کو حیات موسیٰ علیہ السلام ایک ترتیب میں ملے اور انبیاء علیہم السلام کی عظمت آپ کے ایمان کو تروتازہ کرے۔

معلوماتی حوالے سے دلچسپ باتیں جو آپ اس کتاب میں پڑھیں گے۔ مثلاً طالب علموں کے لئے ذہین بننے کیلئے دعا۔ پانچ بڑے عذاب اور نئی ایجادات کھانا خراب ہونے کی ابتداء کیسے ہوئی؟ سامری کون تھا؟ قارون کون تھا؟ خضر علیہ السلام کون تھے؟ حضرت خضر علیہ السلام کا اصل نام کیا تھا؟ اور اس کے علاوہ بہت ساری معلوماتی چیزیں آپ کے علم میں اضافہ کریں گی۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ کو یہ کتاب اور اس سلسلے کی پہلی کتابیں پسند آئیں تو آپ اپنے بچوں، دوستوں سب کو بطور تحفہ پیش کریں گے اور میری بھی حوصلہ افزائی کریں گے تا کہ میں اس کام میں مزید نکھار پیدا کرسکوں۔ میں رب قدوس کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں۔

''اے میرے کریم مالک عزوجل اس کتاب کو سب کے لئے نافع بنا۔'' امین

محمد اعظم رضا تبسم
محمدیہ غوثیہ اسلامک یونیورسٹی
بھیرہ شریف ضلع سرگودھا
0331-7640164

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

قرآن کی زبانی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا قصہ

کتب تاریخ اُٹھا کر دیکھیں تو ہمیں بے شمار بادشاہوں کے ذکر پڑھنے کو ملیں گے۔ پرانے وقتوں میں بادشاہوں کا معمول ہوتا تھا کہ وہ اپنے درباروں میں نجومی اور کاہن رکھتے تھے اور ان سے سلطنت سے متعلق آئندہ زمانے کی خبریں دریافت کرلیا کرتے اور پھر اس کے مطابق سلطنت کا نظام چلاتے۔

تاریخ اسلامی میں فرعون نامی ایک بادشاہ گزرا ہے۔ فرعون بہت ظالم و جابر تھا لوگوں سے اپنی پرستش کرواتا اور کہتا کہ مجھے سجدہ کرو میں ہی تمہارا خدا ہوں فرعون کے محل میں بھی ایسے بہت سے نجومی اور کاہن پل بڑھ رہے تھے جو اسے امور سلطنت سے متعلق آئندہ کی خبریں دے کر انعام واکرام وصول کرلیا کرتے اور ان کی زندگی کا نظام اسی طرح چل رہا تھا۔

نجومی کی خبر:۔

ایک دن تمام نجومی و کاہن پریشان تھے اور آپس میں فرعون کی سلطنت کے زوال کی باتیں کررہے تھے کہ بادشاہ فرعون بھی محل میں آنکلا اور ان سے پوچھنے لگا ''بھئی آپ سب کیوں پریشان ہو؟ آخر میرے ہوتے ہوئے آپ کو کس چیز نے پریشان کیا۔''
تمام نجومیوں نے یک لخت جواب دیا ''بادشاہ حضور ہم اپنے لئے نہیں بلکہ آپ اور

آپ کی سلطنت کے لئے پریشان ہیں'' بادشاہ کے استفسار پر انہوں نے بتایا ''کہ ایک ایسا بچہ پیدا ہونے والا ہے جو سچی نبوت کا دعویدار ہوگا اور وہ آپ کی حکومت کے زوال کا سبب بھی ہوگا۔''

جب فرعون نے نجومیوں کی بات سنی تو محوِ حیرت ہوگیا اور سوچنے لگا کوئی حل نکالے۔ فرعون کے حکم پر فوراً تمام وزیروں، جرنیلوں اور ان کے لشکریوں کو طلب کر لیا گیا اور دربار لگایا گیا۔

فرعون نے نجومیوں اور کاہنوں کی بات دربار میں موجود لوگوں کو سنائی اور کہا۔ ''تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دماغ سے بہترین مشورہ سوچ کر بتائے۔''

چنانچہ بڑی غور و فکر اور بحث و مباحثہ کے بعد یہ بات طے ہوئی کہ آج سے جس گھر میں بھی اولاد پیدا ہوئی بچی ہوئی تو اسے چھوڑ دیں گے اور بچہ ہوا تو اسے قتل کر دیں گے۔

پھر ایک دن نجومیوں نے خبر دی کہ وہ بچہ تو رحمِ مادر میں منتقل ہو چکا ہے چنانچہ بادشاہ کے حکم کے مطابق عورتوں کے حمل بھی گرائے جانے لگے کرتے کرتے ستر ہزار بچے قتل اور نوے ہزار حمل گرا دیئے گئے۔

قدرت خداوندی کی جانب سے قوم پر عذاب آ گیا عورتوں کی تعداد بڑھنے لگی اور قوم کے مرد بوڑھے ہو کر جلدی مرنے لگے۔ تمام فرعونی بادشاہ فرعون کے پاس گئے چونکہ اسے خدا مانتے تھے۔ کہنے لگے ''اے ہمارے رب قوم پر ایسی حالت آ چکی ہے کہ مردوں کی تعداد ختم ہونے لگی ہے اس طرح اگر مرد نہ ہوئے تو آپ کا لشکر و سلطنت سب ختم ہو جائے گا پھر آپ کس چیز پر حکومت کریں گے۔''

لوگوں کی بات سن کر فرعون بھی پریشان ہو گیا اور اسے قوم والوں کی بات دل پہ لگی اس نے اعلان کیا ایک دن بچے قتل کئے جائیں گے اور ایک دن چھوڑ دیئے جائیں گے۔

اس طرح جس دن بچوں کے قتل کا دن تھا قدرت خداوندی سے موسیٰ علیہ السلام اسی دن پیدا ہوئے۔ (سبحان اللہ)

ننھا بچہ اور فرعون کے محل کا سفر

موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ بہت پریشان ٹھہری اور سوچنے لگی اگر فرعون کے سپاہیوں کو پتہ چل گیا تو وہ میرے بچے کو قتل کر دیں گے۔ ماں کی ممتا یہ سوچ کر رونے لگی اور تڑپ تڑپ کر بارگاہِ خالقِ حقیقی میں آہ و زاری پیش کر کے دعا کرنے لگی۔

ماں کی اپنے بیٹے سے محبت دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں القاء کیا کہ اس بچے کو نہلاؤ تیار کرو اور ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل کے حوالے کر دو آگے بچہ جانے اور اس کا خدا جانے۔

یاد رکھیں عورت نہ تو نبی بن سکتی ہے اور نہ ہی اس کی طرف وحی آتی ہے جس طرح انبیاء کے پاس آتی ہے۔ البتہ القاء وحی کی ایک قسم ہے جو اللہ اپنے ولیوں اور پیاروں کو کرتا ہے۔

القائے خداوندی کے بعد ماں کے دل کا بوجھ کم ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام کی بڑی بہن اور ماں نے مل کر موسیٰ علیہ السلام کو تیار کیا اور رات کے سناٹے میں آپ علیہ السلام کو صندوق میں ڈال کر دریائے نیل کی طرف چل دیں۔ وہ وقت کتنا عجیب ہوگا جب ایک ماں نے اپنے بیٹے کو دریا کے سپرد کیا ہوگا۔

چنانچہ دریائے نیل کے کنارے پہنچ کر ماں کی ممتا ایک دفعہ پھر تڑپ اٹھی اور بارگاہ خداوندی میں سر جھکا کر عرض کرنے لگی ''مالکِ حقیقی میرا بیٹا تیرے سپرد'' یہ کہہ کر موسیٰ علیہ السلام کی کشتی (صندوق) کو دریائے نیل کے سپرد کر دیا۔

دریائے نیل کو بھی حکم آ چکا تھا کہ اپنے بہاؤ کو اس طرح خوبصورت بنا کہ ہمارے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ صندوق رات بھر فرشتوں کی نگرانی میں تیرتا رہا اور صبح کے وقت فرعون کے محل کے سامنے جا پہنچا۔ فرعون کا محل دریائے نیل کے کنارے پر تھا جہاں سے وہ قدرتی مناظر دیکھ کر لطف اٹھایا کرتا تھا۔

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.com/ulamaehaq

قدرت الٰہی کے امر سے فرعون اور اس کی حسین بیوی آسیہ دونوں دریا کے کنارے بیٹھے دریا کی روانی کے منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے اچانک دونوں کی نظریں صندوق پر پڑی تو فرعون نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ صندوق نکالو ممکن ہے اس میں کوئی خزانہ موجود ہو اور وہ ہمارے کام آ جائے۔

سپاہی جلدی سے صندوق نکال کر بادشاہ کے پاس لے آئے فرعون نے صندوق کھولنے کا حکم دیا جیسے ہی صندوق کھولا گیا دونوں میاں بیوی کی نظر ننھے چاند کے ٹکڑے نور علی نور چہرے پر پڑی تو آسیہ کا دل مچل گیا چونکہ حکمت الٰہی کے مطابق اس کی کوئی اولاد نہ تھی آسیہ نے اپنے شوہر فرعون سے کہا۔

''میں نے آج تک اتنا حسین وجمیل بچہ کسی کی گود میں نہیں دیکھا۔'' فرعون نے بھی جب اس کی بات کی تصدیق کی تو آسیہ کہنے لگیں۔

''بس میں تو اس کو اپنا بیٹا بناؤں گی اور اس کی خوب اچھے انداز میں پرورش کروں گی۔'' فرعون پہلے ہچکچایا لیکن اپنی بیوی سے محبت کی وجہ سے فوراً ہاں کر دی۔

اس طرح وہ بچہ جس کے قتل کی خاطر ستر ہزار بچے قتل کر دیئے گئے اور نوے ہزار حمل گرا دیئے گئے آخراتنی قربانی کے بعد وہی بچہ فرعون کے محل میں پلنے بڑھنے لگا۔

موسیٰ علیہ السلام نے غیر عورت کا دودھ نہ پیا

آسیہ آپ کو پیار کرتے کرتے محل میں لے گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں آپ کے لئے گہری محبت پیدا کر دی۔ ززانہ کے مروجہ رواج کے مطابق اس نے بہترین دائیوں کا انتظام کیا تاکہ وہ موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلائیں جب بھی کوئی دائی ایسا کرنا چاہتی تو موسیٰ علیہ السلام منہ پھیر لیتے اور دودھ نہ پیتے۔

موسیٰ علیہ السلام کی حقیقی بہن بھی اس محل میں کسی کام کی غرض سے آئی اور آپ علیہ السلام کی خیریت دریافت کی۔ آپ علیہ السلام کی بہن نے آسیہ کو کہا کہ میں ایک ایسی عورت کو لاتی ہوں جو بہت تجربہ کار ہے اور وہ ضرور موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلالے گی۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کی بہن محل

سے خوشی خوشی واپس گھر لوٹیں اور ماں کو بھائی کی خیریت اور حکمت الٰہی سے آگاہ کیا۔

دونوں ماں بیٹی فرعون کے محل کی طرف چل دیں۔ ماں کی ممتا اپنے بیٹے کو دیکھنے کیلئے تڑپ رہی تھی۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کی حقیقی والدہ نے آسیہ کی گود سے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی گود میں لیا اور پیار کیا جب آپ علیہ السلام کی حقیقی والدہ نے آپ علیہ السلام کو دودھ پلانا چاہا آپ علیہ السلام نے فوراً دودھ پیا۔ اس طرح حکمت الٰہی کے مطابق آپ علیہ السلام دودھ اپنی حقیقی والدہ کا پیتے رہے اور پلے بڑھے آسیہ کی گود میں۔ آسیہ بھی آپ علیہ السلام کو حقیقی ماں کی طرح پیار کرتیں تھیں۔

فرعون کے منہ پر طمانچہ

ایک دن فرعون اپنے بھرے دربار میں آپ علیہ السلام کو گود میں لیے تخت نشین تھا ملکہ عالیہ آسیہ بھی ساتھ ہی تخت نشین تھیں۔

بادشاہ فرعون کے پاس کوئی مقدمہ پیش کیا گیا ظالم و جابر بادشاہ تھا اس نے ہوش سے کام نہ لیا اور ظلم کا مظاہرہ کرتے ہوئے مقدمہ کا غلط فیصلہ دے دیا۔

اس وقت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے جیسے ہی فرعون نے غلط فیصلہ دیا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے منہ پر طمانچہ مارا۔ اور اس کی آواز تمام محل والوں نے سنی۔ فرعون کو ننھے بچے کے چھوٹے ہاتھ کا طمانچہ بہت زوردار محسوس ہوا تو وہ شک میں پڑ گیا ممکن ہے یہ ہی وہ بچہ ہو جس نے میری سلطنت کو اجاڑ دینا ہے۔

(**سبق**) انبیاء اکرام اور امتیوں کی زندگیوں کے ہر ہر پہلو میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی کے ہر پہلو میں ان کی امت کے لئے سبق رکھا ہوتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام اور سب سے بڑھ کر پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے کئی ایسے واقعات اس کی روشن دلیل ہیں۔

دوطشت اور آزمائش

تھپڑ کھا کر بادشاہ فرعون پر سخت گھبراہٹ طاری ہوئی اس نے اس کا ذکر آسیہ سے کیا

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

اور کہا کہ "میں اس بچہ کو قتل کر دیتا ہوں کہیں یہ وہی بچہ نہ ہو جو بڑا ہو کر میری حکومت کے زوال کا سبب بنے گا۔"

فرعون کی یہ بات سن کر ایک نہیں محل میں موجود دو ماؤں کے کلیجے بھر آئے اور دل ٹوٹنے لگے۔ ایک طرف دو ماؤں کی سچی محبت اور ممتا تھی دوسری طرف ظالم بادشاہ تھا۔ فیصلہ ہونا تھا ماں کی ممتا فتح حاصل کرتی ہے یا کہ ظالم کا ظلم۔

آسیہ نے فوراً کہا فرعون دیکھو تمہیں میرے پیار کی قسم تم جانتے ہو کہ ہماری اولاد نہیں میں اس بچے سے بہت پیار کرتی ہوں اتنا کہ جتنا تم بھی مجھ سے نہیں کرتے۔ دیکھو اس بچے کو قتل نہ کرواب میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکوں گی۔

اپنی بیوی کی بچے سے اتنی محبت دیکھ کر فرعون کا دل بھی نرم پڑ گیا۔ کہنے لگا چلو میں اس کا امتحان لوں گا۔ اگر یہ امتحان مین کامیاب ہو گیا تو ٹھیک وگرنہ تمہیں ہر صورت میں اسے اپنے سے جدا کرنا پڑے گا۔ آسیہ نے ظالم بادشاہ کی بات مان لی اور خاموش ہو گئیں۔

چنانچہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا امتحان لینے کی غرض سے دو سرخ رنگ کے طشت منگوائے اور حکم دیا کہ ایک طشت کو سرخ رنگ کے ہیروں سے بھر کر لے آؤ اور ایک طشت کو سرخ رنگ کے دہکتے انگاروں سے بھر لاؤ۔

جب دونوں طشت بادشاہ کے حکم کے مطابق دربار میں حاضر کر دیئے گئے تو حکم دیا کہ یہ دونوں سامنے زمین پر رکھ دو اور آسیہ کو حکم دیا کہ تم اس بچے کو ان طشتوں کے قریب چھوڑ دو۔

ادھر آسیہ کا دل ڈوبنے لگا بچہ تو آخر بچہ ہوتا ہے اسے ان کا فرق کیا معلوم کہیں میرا بیٹا موسیٰ علیہ السلام آگ کے انگاروں میں ہاتھ نہ جلا لے۔ لیکن قدرت خداوندی نے اس وقت بھی آئندہ زمانے کو دو عظیم سبق سکھائے۔ موسیٰ علیہ السلام زمین پر چلتے چلتے طشتوں کے قریب پہنچ گئے اور جاتے ہی ہیروں کے طشت کی طرف ہاتھ بڑھایا یہ دیکھ کر حضرت آسیہ تو بہت خوش ہوئیں لیکن فرعون کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے کیونکہ فرعون بھی جانتا تھا کہ اگر یہ مستقبل میں نبوت کا دعویدار ہوا تو یہ بچہ سمجھ دار ہوگا کیونکہ نبی کے بچپن اور امتی کے بچپن

میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ادھر قدرت خداوندی سے دوسرا سبق جو اس واقعہ سے دیکھایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فوراً جاؤ اور موسیٰ علیہ السلام کا جو ہاتھ ہیروں کے طشت کی طرف بڑھ رہا ہے اس میں جلتا ہوا انگارہ پکڑاؤ اور موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے آپ علیہ السلام کے منہ میں ڈلوا دو۔ جبرائیل علیہ السلام فوراً آئے اور موسیٰ علیہ السلام کے اس ہاتھ کو انگاروں سے بھرے طشت کی طرف لے جا کر اللہ کا حکم پورا کر دیا۔

اب فرعون کو بھی تسلی ہو گئی کہ یہ بچہ نبی نہیں اگر یہ وہی بچہ ہوتا تو ہیرے جواہرات اٹھاتا کیونکہ انبیاء اکرام معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔

قبطی مُکّا لگنے سے گر گیا

اسی طرح ماہ و سال گزرتے رہے موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں زندگی کے مراحل گزارتے رہے حتیٰ کہ آپ علیہ السلام کی عمر 12 سال ہو گئی لیکن فرعون چونکہ ظالم بادشاہ تھا اور اس کی قوم قبطی بھی بڑی ظالم تھی وہ ہمیشہ ظلم و ستم کا آلاؤ روشن رکھتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ان تمام چیزوں سے تنگ تھے۔ آپ علیہ السلام سے یہ سب کچھ نہ دیکھا جاتا تھا آپ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کی مخالفت شروع کر دی اور مخالفت بھی علی الاعلان کی تو فرعون اور اس کی قوم کے لوگ آپ علیہ السلام کے جانی دشمن ہو گئے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی ماں کی خدمت میں سلام عمر من کہا اور محل کی عیش و عشرت کو ٹھکرا کر جنگلوں میں چلے گئے اور وہاں ہی کہیں ڈھیرا لگا لیا۔

ایک دن دوپہر کے وقت جب تمام قوم قیلولہ کر رہی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک اسرائیلی اور قبطی آپس میں جھگڑ رہے ہیں اسرائیلی نے آپ علیہ السلام کو مدد کے لئے پکارا آپ علیہ السلام گئے اور اس قبطی کو مکا مارا اس وقت آپ علیہ السلام کی عمر بھی کوئی بارہ برس تھی۔ مکّا لگنے سے وہ قبطی وہیں گر کے مر گیا۔ آپ علیہ السلام نے اسرائیلی کی مدد اس لئے بھی کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بنی اسرائیل ہی کے لئے پیغمبر بنانا تھا اور ان کی محبت آپ علیہ السلام کے دل میں ڈال دی تھی۔

قبطی کے قتل کی خبر پورے شہر میں آگ کی طرح پھیل گئی۔

نوٹ : پہلے جتنے بھی انبیاء کرام آئے ہیں وہ مخصوص قوم اور مخصوص وقت کے لیے نبی بن کر آئے ہیں لیکن نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ تمام کائنات کے لیے اور تمام وقت کے لیے نبی بن کر آئے ہیں۔

شعیب علیہ السلام سے ملاقات

موسیٰ علیہ السلام کی مدین کی طرف ہجرت:

قبطی کے قتل کی خبر جب فرعون کے دربار میں پہنچی تو فرعون نے حکم دیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو پکڑ کر لاؤ اور گواہوں کو بھی تاکہ ہم کوئی مناسب فیصلہ کریں۔ ادھر موسیٰ علیہ السلام پریشان تھے کہ نہ جانے قبطی والے واقعہ کا کیا نتیجہ ہوگا فرعون کے سپاہی آپ علیہ السلام کو دن رات تلاش کرتے رہے لیکن آپ علیہ السلام انہیں نہ ملے۔

ایک دن اسی واقعہ سے متعلق معلومات کیلئے آپ علیہ السلام دوپہر کو اپنے شہر میں داخل ہوئے تو آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ وہی اسرائیلی ایک اور قبطی سے جھگڑ رہا تھا اور اس نے دوبارہ آپ علیہ السلام کو مدد کیلئے پکارا۔ آپ علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے تو قبطی نے کہا ''اے موسیٰ علیہ السلام تو مجھے بھی اسی طرح مار ڈالے گا کیا تو اسی طرح لوگوں میں اصلاح والا گمان ہوگا'' آپ علیہ السلام نے اس اسرائیلی کو ڈانٹا کہ تو ہر روز کسی نہ کسی سے جھگڑ رہا ہوتا ہے۔ ابھی یہ باتیں چل رہی تھیں کہ شہر کے کنارے سے ایک نوجوان دوڑتا ہوا آپ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ موسیٰ علیہ السلام آپ ہجرت کر کے کہیں دور چلے جائیں۔ فرعون نے آپ علیہ السلام کے قتل کا حکم جاری کر دیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لڑکے کی بات سنی تو پریشان ہو گئے یہ لڑکا آپ علیہ السلام کے چچا کا بیٹا تھا اور اس کا نام شمعون تھا کہا جاتا ہے یہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آیا تھا اور آپ علیہ السلام کا بہت خیر خواہ تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر سے نکلے اور واپس جنگل میں اپنے ٹھکانے پر چلے گئے وہاں جا کر آپ علیہ السلام نے یہ دعا مانگی۔

''اے میرے کریم رب مجھے ظالموں سے بچا لے۔''

اور پھر آپ علیہ السلام نے مدین کی طرف ہجرت کی اور مدین چلے گئے۔

ننھی بچیوں کی مدد کا قصہ :۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ہجرت کر کے مدین چلے گئے آپ علیہ السلام پانی کے ایک کنویں پر تشریف لے گئے تاکہ پانی وغیرہ پی کر اپنی تھکاوٹ دور کریں۔

آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ کنویں کے پاس دو بچیاں کھڑی لوگوں کو بڑے معصومانہ انداز میں دیکھ رہی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے بچیوں سے اس طرح کھڑے ہونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا ''ہمارے ساتھ کوئی مرد نہیں جو ہمیں پانی پلائے اور ہماری مشک بھر دے ہم ہجوم کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی ہیں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے اور کنویں سے ڈول پانی نکالا ان کی مشک بھی بھری اور انہیں بھی پانی پلایا۔

پھر آپ علیہ السلام ایک چشمے کی طرف بڑھے تاکہ وہاں اپنے چہرے اور سر مبارک کو دھو کر سفر کی تھکاوٹ کو اتار لیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے وہاں بھی ان بچیوں کو دیکھا کہ وہ پہلے کی طرح کھڑی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے ان سے پوچھا تو کہنے لگیں: ''یہاں ہم اپنے بکریوں کے ریوڑ کو پانی پلانے آئی ہیں اور ہجوم بہت ہے جب ہجوم کم ہوگا تو ہم بھی اپنے ریوڑ کو پانی پلا لیں گی۔'' آپ علیہ السلام نے سوچا اس طرح تو ان بچیوں کو رات یہیں پڑ جائے گی۔ آپ علیہ السلام نے آگے بڑھ کر ان بچیوں کے ریوڑ کو پانی پلایا اور گھر کی طرف روانہ کر دیا۔ بچیاں آپ علیہ السلام کے حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئیں۔

شعیب علیہ السلام کی دعوت:

دونوں بچیاں حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں تھیں اور حضرت شعیب علیہ السلام بوڑھے ہو چکے تھے اس وجہ سے وہ دونوں سارے کام خود کرتی تھیں۔ جب روزانہ کے معمول سے پہلے ہی گھر آ گئیں تو والد گرامی نے پوچھا "آج کیا معاملہ ہے خوش بھی ہو اور شام سے پہلے ہی لوٹ آئی ہو۔" دونوں نے ابا جان (شعیب علیہ السلام) کی بارگاہ میں عرض کیا "ابا جان آج ایک بہت ہی نیک نوجوان نے ہماری مدد کی ہماری مشک بھی اس نے بھر دی اور ریوڑ کو پانی بھی پلا دیا اسی لئے ہم جلدی واپس لوٹ آئی ہیں۔"

حضرت شعیب علیہ السلام بھی اللہ کے پیغمبر تھے۔ آپ علیہ السلام نے نگاہ نبوت سے موسیٰ علیہ السلام کی حقیقت کو بھانپ لیا اور اپنی بیٹیوں کو حکم دیا جاؤ اور جا کر اس نوجوان کو بلا لاؤ۔

دونوں بہنیں گھر سے نکلیں اور آخر آپ علیہ السلام کو تلاش کرتیں کرتیں آپ علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں اور عرض کیا ہمارے ابا جان آپ علیہ السلام کو ابھی بلا رہے ہیں اور ہم آپ کو ساتھ لے کر جائیں گی۔

موسیٰ علیہ السلام دونوں بہنوں کے پیچھے پیچھے نگاہیں جھکائے تشریف لے گئے۔ جب آپ علیہ السلام شعیب علیہ السلام کے گھر پہنچے شعیب علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کا استقبال کیا اور دودھ پیش کیا۔

موسیٰ علیہ السلام کا نکاح:

دونوں بہنوں نے کہا "ابا جان یہ کوئی اجنبی محسوس ہوتے ہیں مدینہ کے علاقہ سے ان کا تعلق نہیں آپ علیہ السلام ان کو اپنا نوکر رکھ لیں۔ یہ طاقتور بھی ہیں وہ ڈول جو تین آدمی مل کر کنویں سے نکالتے ہیں آپ علیہ السلام تنہا نکال لیتے ہیں پھر بڑھ کر یہ کہ آپ علیہ السلام شرافت، صداقت اور انسانیت کے حقیقی پیکر محسوس ہوتے ہیں۔"

حضرت شعیب علیہ السلام نے آپ علیہ السلام سے کہا۔ "اگر آپ آٹھ دس سال تک یہاں رہ کر میری خدمت کرو تو میں تمہیں مال و متاع بھی دوں گا اور اپنی ایک بیٹی بھی تیرے نکاح میں

دوں گا۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام کی حامی بھر لی اور آٹھ سال خدمت کے بعد دو سال مزید خدمت سرانجام دی جب دس سال پورے ہو گئے تو شعیب علیہ السلام نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح موسیٰ علیہ السلام سے کر دیا اور آپ علیہ السلام کو بہت سا مال و متاع عطا کیا۔

نوٹ: اوپر مدینہ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے مدینہ سے مراد سعودی عرب کا شہر مدینہ منورہ مراد نہیں بلکہ مدینہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی شہر کے ہیں۔ بچیوں کی مراد یہ تھی کہ موسیٰ علیہ السلام اجنبی معلوم ہوتے ہیں ہمارے شہر مدین سے ان کا تعلق نہیں۔

☆......☆......☆

نبوت کا سفر

وادی طور سینا پر رب سے پہلا کلام:۔

موسیٰ علیہ السلام کو مدین آئے کافی عرصہ بیت گیا تھا ایک دن شدت سے اپنے ملک کی یاد ستانے لگی۔ آپ علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام سے اجازت لے کر اپنی بیوی کو ساتھ لیا اور واپس اپنے ملک کی طرف ہجرت کا قصد کیا۔ شعیب علیہ السلام نے آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی بیوی (اپنی بیٹی) کو بہت سی دعاؤں اور مال و متاع دے کر روانہ کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سفر جاری رکھے ہوئے تھے کہ امر الٰہی سے راستہ بھلا دیا گیا اس طرح آپ علیہ السلام وادی طور سینا میں داخل ہو گئے۔ آپ علیہ السلام اس تلاش میں تھے کہ کوئی ایسا شخص ملے جو ہماری صحیح رہنمائی کرے نیز آپ علیہ السلام کسی آبادی کی تلاش میں تھے جہاں رات گزاری جائے رات کی تاریکی بھی آہستہ آہستہ اپنا دامن پھیلا رہی تھی۔

اس وقت آپ علیہ السلام کو طور کے پہاڑ پر آگ روشن دکھائی دی۔ آپ علیہ السلام نے کجاوے اُتارے اور وہیں پڑاؤ ڈالا اپنی بیوی کو وہاں ٹھہرنے کا حکم دیا اور کہا میں جا کر دیکھتا ہوں آگ کا الاؤ روشن معلوم ہوتا ہے تمہارے لئے کچھ آگ لے آؤں تاکہ رات کی سردی ہمیں ستائے نہ۔ یہ کہہ کر آپ علیہ السلام اس آگ کی جانب چل دیئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام تیز تیز قدموں کے ساتھ آگ کی جانب بڑھتے جا رہے تھے اس طرح آپ علیہ السلام کوہ طور پر پہنچ گئے۔ اچانک آپ علیہ السلام کو ایک درخت سے آواز آئی:

''اے موسیٰ (علیہ السلام)! بے شک میں ہی ہوں اللہ جو رب العالمین ہوں۔''

(سورۃ القصص)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جیسے ہی یہ آواز سنی تو آپ علیہ السلام رک گئے اور کچھ خوفزدہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے موسیٰ علیہ السلام یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟'' (سورہ طٰہٰ) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہایت ادب سے عرض کیا: ''اے میرے رب! یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اس کے علاوہ بھی میرے لئے اس میں کئی فائدے ہیں۔'' (سورہ طٰہٰ)

نبوت اور معجزات کی عطاء:

وادی طور سینا میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا ''اے موسیٰ تم اپنا عصا زمین پر پھینک دو۔'' موسیٰ علیہ السلام نے حکم الٰہی کے مطابق اپنا عصا زمین پر پھینک دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے عصا پھینکتے ہی عصا سانپ میں تبدیل ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام کے دیکھتے دیکھتے وہ سانپ ایک بڑا اژدھا بن گیا۔

موسیٰ علیہ السلام نے اژدھا کو دیکھا تو ڈر گئے اور بھاگنے کی ترکیب سوچی لیکن رب کریم نے فرمایا ''ڈرو نہیں موسیٰ علیہ السلام، جنہیں رسول بنایا جاتا ہے وہ ڈرا نہیں کرتے۔'' (سورہ النحل)

یوں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی اور اپنے رسولوں میں شامل کر لیا۔

اس طرح موسیٰ علیہ السلام کا خوف بھی ختم ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کا یہ پہلا معجزہ عطا ہوا۔

پھر رب کائنات قادر و قدیر نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا: ''اے موسیٰ علیہ السلام اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں بازو کے نیچے دبایئے'' آپ علیہ السلام نے جب ہاتھ باہر نکالا تو اس ہاتھ کو بہت ہی روشن پایا۔

اس طرح موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف دوسرے معجزہ کی عطا ہوئی اور حکم دیا کہ ان معجزات کے ساتھ فرعون کے دربار میں جاؤ اور اسے حق کی دعوت دو۔

دعائے موسیٰ علیہ السلام طالب علموں کیلئے تحفہ:۔

جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ فرعون کے دربار میں جاؤ اور اسے دین حق کی دعوت دو تو موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے دربار میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی۔

"رب شرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی لیفقھوا قولی"

"اے میرے رب میرے سینے کو کھول دے اور میرے معاملے کو آسان فرما اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ میری بات سمجھیں اور مجھے بہترین وزیر عطا فرما۔" (طٰہٰ)

اس دعا کی وجہ یہ تھی بچپن میں جب فرعون کو آپ علیہ السلام نے تھپڑ مارا تھا اس نے آپ علیہ السلام کی آزمائش کیلئے دو طشت آپ علیہ السلام کے سامنے رکھے ایک ہیروں سے بھرا اور ایک دہکتے کوئلوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے کہا اگر آپ علیہ السلام نے ہیروں کے طشت میں ہاتھ ڈالا تو آپ علیہ السلام ہی وہ نبی ہوں گے جو میری سلطنت کو ختم کریں گے اور اگر آپ علیہ السلام نے دہکتے کوئلے اٹھائے تو آپ علیہ السلام وہ نہیں۔ پہلی صورت میں اس نے آپ علیہ السلام کو قتل کر دینا تھا۔

آپ علیہ السلام تو ہیروں کے طشت کی جانب ہاتھ بڑھا رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کے ہاتھ میں جلتا سرخ کوئلہ پکڑا کر آپ علیہ السلام کے منہ میں ڈال دیا جس سے آپ علیہ السلام کی زبان میں لکنت پیدا ہوگئی۔ اسی لکنت کو ختم کرنے کیلئے آپ علیہ السلام نے اوپر والی دعا مانگی اور وہ لکنت ختم ہوگئی۔

دوسری دعا کہ یا اللہ مجھے بہترین وزیر عطا فرما۔ آپ علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو آپ علیہ السلام کا بھائی ہارون بطور وزیر عطا فرمایا۔

حضرت ہارون آپ علیہ السلام کے بھائی تھے اور آپ علیہ السلام کی پیدائش بھی فتنہ فرعونیت کے زمانہ میں ہوئی لیکن اس دن پیدا ہوئے جس دن پیدا ہونے والے بچوں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا

کیونکہ فرعون نے قوم کی التجاء پر حکم دیا تھا کہ ایک دن بچے قتل کرنا اور دوسرے دن چھوڑ دینا۔

موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں:۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی اور وزیر ہارون علیہ السلام کو ساتھ لیا اور فرعون کو ایمان کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے۔

جب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں پہنچے اور اُسے اپنے نبی ہونے کا بتایا تو اس نے کہا:

"تیرے پاس کیا دلیل ہے کہ تو نبی ہے۔"

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے دونوں معجزات دکھائے لیکن فرعون کی عقل پر پردہ پڑا ہوا تھا اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہنے لگا موسیٰ علیہ السلام تم جنہیں معجزات کہتے ہو یہ تو جادو ہے تو تم مجھے اپنے جادو کی طاقت دیکھانے کیلئے آئے ہو۔ تا کہ ہمیں اپنے ملک سے نکال دو۔"

فرعون نے سوچا یہ تو جادو ہے اور جادو کا توڑ جادو سے ہی کیا جائے سو اس نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ تم اپنے جادو کا ہم سے مقابلہ کرو اور یہ مقابلہ ایک مقررہ دن میں محل کے سامنے کھلے میدان میں ہوگا جسے تمام لوگ دیکھیں گے اور جو یہ مقابلہ جیتے گا وہ ہی سچا ہوگا اور اس ملک میں اسی کے دین کا سکہ رائج ہوگا۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی اس دعوت کو قبول کر لیا تا کہ اس کا گھمنڈ اور تکبر توڑا جائے۔

حق و باطل کا تاریخی مقابلہ

مقابلے کی تیاری:۔

فرعون نے اُدھر موسیٰ علیہ السلام کو جادو کے مقابلے کا چیلنج دے دیا اور اِدھر خود مقابلہ کیلئے تیاریاں کرنے لگا۔ فرعون نے دور دراز ملکوں کے بادشاہوں سے رابطے قائم کئے اور ان سے ان کے ملکوں کے ماہر جادوگر منگوائے۔ اس طرح فرعون نے کوئی ایک لاکھ سے زیادہ

دوسرے ملکوں کے مسلّم جادوگر اکٹھے کر لئے۔ اور ان کو کہا ''تم نے ہر حال میں یہ مقابلہ جیتنا ہے اگر تم مقابلہ جیت گئے تو میں تم میں سے ہر ایک کو انعام واکرام سے نوازوں گا۔''

مقابلے کا میدان اور فاتح:۔

آخر مقررہ دن بھی آ گیا اور نقارہ بجایا گیا تا کہ تمام لوگ وقت مقررہ پر اس مقابلے کو دیکھنے کیلئے میدان میں پہنچ جائیں۔ میدان کے اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا۔ جب میدان میں خوب لوگ جمع ہو گئے تو فرعون غرور وتکبر کے ساتھ اپنے ایک لاکھ جادوگروں کے مجمع میں میدان میں پہنچا اس کے محل کے ساتھ اس کا تخت لگایا گیا۔

ادھر ماں کی ممتا حضرت آسیہ علیہا السلام بھی اپنے بیٹے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھنے کے لئے ترس گئیں تھیں وہ بھی محل کی ایک کھڑکی میں کھڑی ہجوم پر نگاہیں دوڑا رہیں تھیں تا کہ اپنے بیٹے موسیٰ علیہ السلام کا دیدار کر سکیں۔ اور دل ہی دل میں دعا گو تھیں الٰہی! میرے بیٹے موسیٰ علیہ السلام کو فاتح بنانا اگر وہ ہار گئے تو ظالم فرعون انہیں قتل کر دے گا۔

موسیٰ علیہ السلام بھی حسب وعدہ میدان میں تشریف لے آئے۔ مقابلے کے آغاز کا اعلان بڑے دھوم دھام سے کیا گیا۔ جادوگروں نے از روئے ادب موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا: ''آپ مقابلے کا آغاز کریں'' موسیٰ علیہ السلام نے انہیں آغاز کرنے کا حکم دیا۔

جادوگروں نے اپنی اپنی رسیاں میدان میں پھینکیں اور اپنے جادو پڑھنے لگے لوگوں کی نگاہوں کے سامنے وہ رسیاں سانپوں میں بدل گئیں اور سانپ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ لوگوں کے ہجوم میں کہرام مچ گیا کچھ لوگ بہت خوفزدہ ہو کر موسیٰ علیہ السلام کی شکست کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے۔

پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ربّ عزوجل کا نام لے کر اپنا عصا میدان میں پھینکا دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک بہت بڑا اژدھا بن گیا اور جادو کے تمام سانپوں کو نگل گیا اور پھر زمین سے کھڑا ہوا اور فرعون کی طرف رخ کر کے منہ کھولا تو مارے خوف کے فرعون کی ریح نکل گئی اور وہ محل کی طرف بھاگا۔ موسیٰ علیہ السلام کا اژدھا فرعون کے محل سے بھی بلند تھا۔ فرعون مارے خوف کے

کہنے لگا۔ ''موسیٰ علیہ السلام! تو سچا تیرا خدا سچا ہم تم پر ایمان لے آئے۔'' اس طرح موسیٰ علیہ السلام مقابلہ جیت کر میدان کے فاتح قرار پائے۔

ایک لاکھ مسلمان جادوگروں کی شہادت:۔

میدان مقابلہ میں جب جادوگروں نے یہ سارا معاملہ دیکھا تو وہ جان گئے یہ کوئی جادوگر نہیں بلکہ یہ اللہ کا سچا نبی ہے۔

تمام کے تمام جادوگر سجدے میں گر گئے اور کہنے لگے: ''اے موسیٰ علیہ السلام ہم آپ علیہ السلام کے خدا پر ایمان لائے۔'' اس طرح وہ ایک لاکھ جادوگر مسلمان ہو گئے۔ فرعون نے یہ دیکھا تو بہانے تراشنے لگا اور کہنے لگا۔ ''اے جادوگرو میں جان گیا موسیٰ علیہ السلام تمہارا استاد ہے اور تم نے موسیٰ علیہ السلام سے ہی یہ فن سیکھا ہے۔ تم نے میرے ساتھ کیا وعدہ توڑ دیا ہے۔ میں تمہیں ضرور سزا دوں گا۔'' کہنے لگا۔

''میں کٹوا دوں گا تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مختلف طرفوں سے اور پھر تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی دے دوں گا۔'' (سورہ طٰہٰ)

مگر جادوگروں نے اس کے جواب میں برملا یہ اعلان کیا۔

''یقیناً ہم ایمان لائے ہیں اپنے رب پر تا کہ وہ بخش دے ہمارے لئے ہمارے گناہوں کو اور اس قصور کو بھی جس پر تم نے مجبور کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔'' (سورہ طٰہٰ)

اس طرح وہ جادوگر جو دن میں ایمان لائے تھے رات کو شہید کر دیئے گئے۔

اور آسیہ مسلمان ہو گئیں:۔

موسیٰ علیہ السلام سے محبت کرنے والی ماں (فرعون کی بیوی) کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ بچپن میں تقریباً 12 سال تک آپ علیہ السلام کی پرورش کی اور ایک ماں کی طرح آپ علیہ السلام

Tinyurl.com/ulamaehaq

سے بہت پیار کرتی تھیں اُن کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ مقابلہ والے دن وہ محل میں ایک کھڑکی سے یہ سارا معاملہ دیکھ رہی تھیں۔

ماں ہونے کے ناطے محبت تو پہلے ہی بہت تھی اور بلا دلیل موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتی تھیں لیکن مقابلہ کے دن کی صورتحال دیکھ کر رہا نہ گیا بیٹے کی جدائی برداشت نہ کر سکیں اور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں اور ظالم بادشاہ فرعون کے سامنے اقرار بھی کر لیا۔ اس طرح فرعون نے آپ علیہا السلام کو بھی قتل کر دیا اور آپ علیہا السلام نے جام شہادت نوش کیا۔ لیکن فرعون نے آپ علیہا السلام کو تپتی ریت اور کوئلوں پر لیٹنے کی سزا دی۔ سر میں کیل بھی ٹھونکے۔ ان اذیتوں میں آپ علیہا السلام کو شہادت نصیب ہوئی۔

موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی چال:۔

میدان مقابلہ کی فتح حاصل کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل کے بہت سے لوگ آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے اور آپ علیہ السلام کا حلقہ ارادت وسیع تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ لوگ جوق در جوق موسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں اپنا نام لکھواتے چلے آ رہے تھے۔

ادھر فرعون کا غضب بھی بڑھتا جا رہا تھا اسے جیسے جیسے خبریں ملیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا حلقہ ارادت وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے اس نے آپ علیہ السلام پر اور آپ علیہ السلام کے حواریوں پر ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا۔

ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بھلائی اور فرعون کے ظلم و ستم کی خوشخبری سنائی۔

”اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر و استقامت سے کام لو۔ بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے اس کو اپنی زمین کا وارث بناتا ہے مگر اپنے بندوں میں سے بناتا ہے اور پرہیزگاروں کے لئے بہترین انجام ہے۔“ (سورۃ الاعراف)

فرعون نے اپنے وزیروں اور مشیروں کو دربار میں بلایا اور ان سے موسیٰ علیہ السلام کو سزا دینے کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ ہر آدمی نے اپنی سوچ کے مطابق مشورہ دیا۔ لیکن فرعون نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا جائے تاکہ یہ آدمی ہماری سلطنت اور بادشاہت کے

نظام کو مزید خراب نہ کرے۔ مگر اس وقت دربار میں ایک ایسا شخص بھی موجود تھا جس کا دل دولت ایمان سے لبریز ہو چکا تھا اس نے فرعون اور اس کے حواریوں سے کہا۔

”کیا تم ایک شخص کو صرف اس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلائل لے کر آیا ہے۔ اگر وہ حقیقتاً جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کی شامت اس پر ہوگی اور اگر وہ سچا ہوا اور تم نے اسے کوئی تکلیف پہنچائی تو ضرور تمہیں عذاب پہنچے گا وہ جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“ (سورۃ المومن)

فرعون اور اس کے وزیر مشیر اتنی نشانیوں کے باوجود عقل کے اندھے رہے اور انہوں نے آپ علیہ السلام کو قتل کرنے کا پورا منصوبہ تیار کر لیا اور اس نیک شخص کی ایک بھی بات نہ سنی۔ یہی نہیں موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل پر مظالم کا بھی اضافہ کر دیا۔

نوٹ : اس نوجوان کا نام یوشع بن نون تھا اور یہ ہی آپ علیہ السلام کے بعد آپ علیہ السلام کا نائب بنا اور خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کے لیے کیے جانے والے سفر میں آپ علیہ السلام کا معاون و ہمسفر بنا۔

با ادب با نصیب: ادب والوں کو ہی ہدایت ملتی ہے۔

بے ادب بے نصیب: بے ادب لوگ محروم رکھے جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

ulamaehaq.wordpress.com
Tinyurl.com/ulamaehaq

پانچ بڑے عذاب

دعائے موسیٰ علیہ السلام اور مقبولیت:۔

ادھر فرعون کے محل میں بڑی رازداری سے موسیٰ علیہ السلام کے قتل کی سازش طے ہوئی اور بنی اسرائیل پر ظلم وستم کی مشق تیز کر دی گئی۔ ادھر موسیٰ علیہ السلام نے رب کے حکم کے مطابق دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور اس طرح دعا مانگی۔

"اے میرے رب! فرعون زمین میں بہت ہی سرکش ہو گیا ہے اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی ہے لہٰذا تو انہیں ایسے عذابوں میں گرفتار فرمالے جو ان کی سزا کیلئے کافی ہوں اور میری قوم اور بعد والوں کیلئے عبرت ہوں۔" (سورۃ الاعراف)

موسیٰ علیہ السلام نے دعا ختم کی ادھر تقدیرات الٰہیہ نے فرعون اور اس کی قوم پر پانچ بڑے عذاب بھیجنے کا فیصلہ فرما دیا۔

طوفان کا عذاب:۔

موسیٰ علیہ السلام کے اعلان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرعون اور اس کے حواریوں پر طوفان کا عذاب آیا، پہلے تو تند آندھی مسلسل چلی اور ہر چیز کو الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا کہ دن کی روشنی میں آسمان پر ایسے سیاہ رنگ کے بادل چھائے کہ دن بھی رات کا منظر پیش کرنے لگا۔

اس کے بعد بارش کا طوفان آیا اور ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ حتیٰ کہ فرعونیوں کے گھروں میں پانی داخل ہو گیا۔ مسلسل طوفانی بادلوں نے زمین پر اتنا پانی برسایا کہ پانی اونچا ہوتے ہوتے فرعونیوں کے گلوں تک آ گیا۔ انہیں اپنے تمام کام کھڑے ہو کر سرانجام دینے پڑتے اگر کوئی بیٹھنے لگتا تو وہ پانی میں ڈوب کر مرنے والا ہو جاتا۔

جبکہ بنی اسرائیل کے وہ گھر جو فرعونیوں کے گھروں کے ساتھ واقع تھے وہ موسیٰ علیہ السلام کی سچی نبوت کی واضح دلیل تھے اتنا زیادہ پانی ہونے کے باوجود ان کے گھروں میں پانی کی ایک بوند بھی نہ داخل ہوئی اور وہ پرسکون تھے۔ فرعونی موت کو سامنے دیکھ کر ڈرنے لگے اور اکٹھے ہو کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گئے عرض کرنے لگے۔

"اے موسیٰ علیہ السلام آپ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ رکھیں ہمارا وعدہ نہ تو ہم آپ علیہ السلام کو تنگ کریں گے نہ ہی آپ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو تنگ کریں آپ علیہ السلام اپنے خدا سے ہمارے لئے معافی طلب کریں۔"

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کریم رب کی بارگاہ میں دعا کی تو ایک ہفتہ سے مسلسل برسنے والی بارش ختم ہو گئی۔

پھر زمین میں ایسی ہریالی اور سرسبزی وشادابی پیدا ہوئی کہ اس سے پہلے کسی نے زمین پر ایسی خوشحالی نہ پائی تھی۔ کھیتیاں بہت ہی سرسبز تھیں اناج غلوں میں اضافہ ہو چکا تھا اس کے علاوہ موسیٰ علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے ان سب کو بے شمار نعمتیں ملیں۔

آسمانی ٹڈیوں کا عذاب:۔

طوفان کے بعد کی ہریالی وشادابی دیکھ کر بجائے اللہ کا شکر ادا کرنے کے وہ کہنے لگے۔ موسیٰ علیہ السلام تم ویسے ہی عذاب کا دعویٰ کر رہے تھے اگر یہ عذاب ہوتا تو یہ ہریالی وشادابی نہ ہوتی۔ یہ طوفان تو ہمارے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ انہوں نے دوبارہ وہی سرکشی شروع کر دی اور دوبارہ بنی اسرائیل پر ظلم وستم کرنے لگے۔

ایک ماہ انہوں نے بہت عیش وعشرت سے گزارا۔ اس کے بعد جب ظلم وستم کی

Tinyurl.com/ulamaehaq

حدیں عبور ہونے لگیں تو اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں سبق سکھانے کے لئے دوسرا عذاب ٹڈیوں کا عذاب نازل کیا۔

زمین کے چاروں اطراف سے ٹڈیوں کے جھنڈ اڑتے ہوئے ان پر حملہ کرنے لگے ان کے باغوں، مکانوں کو یہاں تک کے مکانوں کی لکڑیوں کو بھی کھانے لگ گئے۔

ٹڈیوں کی اتنی کثرت سے فرعونی تنگ پڑ گئے، ٹڈیوں نے بھی حکم الٰہی کے مطابق انہیں ایسا تنگ کیا کہ اگر وہ سانس لینے یا آہ بھرنے یا بات کرنے کے لئے منہ کھولتے تو ٹڈیاں ان کے منہ میں داخل ہو جاتیں۔ کھانا پکانے کیلئے برتن کا ڈھکن اٹھاتے ٹڈیاں برتنوں میں داخل ہو جاتیں۔

آخر تمام فرعونی اکٹھے ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ ''اے موسیٰ آپ علیہ السلام اس دفعہ یہ عذاب ہم سے ٹال دیں، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی کوئی برا نہیں کریں گے۔ آئندہ آپ علیہ السلام ہمیں وعدہ شکن نہ پائیں گے۔''

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کریم ربّ عزوجل کی بارگاہ میں درخواست کی اور ان کا عذاب ختم ہو گیا۔

قمل کا عذاب:۔

ابھی بمشکل ایک مہینہ گزرا تھا کہ دوبارہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی قوم کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ ظلم وستم کی وہی مشق دہرانے لگے اور اس طرح انہوں نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی بھی کی۔

اللہ تعالیٰ نے پھر سے ان پر عذاب مسلط کیا اور اس مرتبہ قمل (جوؤں) کا عذاب نازل کیا۔ یہ کیڑے ان کے بستروں میں گھس گئے، ان کے بالوں داڑھیوں، مونچھوں میں گھس گئے ان کے جسم پر خارش شروع ہو جاتی حتیٰ کہ کہا جاتا ہے وہ کنگھے جن کو وہ بالوں میں استعمال کرتے تھے ان سے اپنے جسموں پر خارش کرنے لگے یہ کیڑے بھی ان کے جسموں کو کاٹتے، اناج، غلے، باغات کے پھل ختم ہونے لگے۔

ایک ہفتہ مسلسل اس عذاب میں مبتلا رہے لیکن پہلے کی طرح جب غرور وتکبر ٹوٹا تو منہ لٹکائے سر جھکائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں آئے اور عرض کرنے لگے۔

''موسیٰ آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کا خدا سچے ہیں ہم جھوٹے ہیں اور اس دفعہ آپ علیہ السلام یہ عذاب ختم کروا دیں اب کے ہم نہیں کریں گے۔''

پس موسیٰ علیہ السلام کے دعا کرنے کی دیر تھی پھر یہ عذاب بھی ان سے ٹل گیا۔

مینڈکوں کا عذاب:۔

ایک ماہ کے مسلسل سکون کے بعد فرعونیوں نے اپنی پرانی گندی عادات پھر سے ظاہر کرنا شروع کر دیں اور بنی اسرائیل اور موسیٰ علیہ السلام کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے پھر سے اس کم بخت قوم پر عذاب مسلط کر دیا اس مرتبہ مینڈکوں کا عذاب نازل کیا۔ زمین پر ہر طرف مینڈک ہی مینڈک نظر آنے لگے پاؤں رکھنے کی جگہ تک نہ ملے۔ ان کے برتنوں میں مینڈک چھلانگیں لگاتے پھریں کھانے کو کچھ نہ ملے اگر کچھ ملے تو وہاں پہلے سے ہی مینڈک تشریف فرما نظر آئیں۔ اس دفعہ تو عقل کے اندھوں کو ایک بہت بڑا سبق ملا لیکن جب دل کی بصیرت کام نہ کرے تو انسان کی آنکھیں دو گنا روشن سہی کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔

آخر ایک ہفتہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہنے کے بعد بجائے ایمان لانے کے روتے اور گڑگڑاتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچے اور عرض کیا۔

''اے موسیٰ علیہ السلام ہم غلط ہیں۔ ہم وعدہ شکن ہیں۔ ہم اپنی غلطیوں کو تسلیم کرتے ہیں تو بھی کریم ہے تیرا رب بھی۔ برائے مہربانی اس دفعہ یہ عذاب ختم کر دو ہم وعدہ کرتے ہیں آئندہ کبھی ایسا نہ کریں گے۔''

موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کریم رب سے دعا کی اور ان پر سے عذاب ٹال دیا گیا۔ لیکن بجائے ہدایت وعبرت حاصل کرنے کے ایک ماہ گزرنے کے بعد اپنی خبیث حرکات دوبارہ

Tinyurl.com/ulamaehaq

شروع کردیں اور پھر سے بنی اسرائیل کو تنگ کرنے لگے۔

خون کا عذاب:۔

ایک دن امر الٰہی سے اچانک ان کے کنوؤں، نہروں دریاؤں حتیٰ کہ گھر میں موجود برتنوں میں پڑے پانی بھی خون میں تبدیل ہوگئے یہ عذاب تو سب سے عجیب اور شدید قسم کا عذاب تھا۔

تمام قوم اکٹھی ہوکر اپنے بادشاہ فرعون کے پاس گئی اور فرعون سے فریاد کی کہ ''تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے چل ہماری اس مصیبت کو ختم کر اب ہم موسیٰ علیہ السلام کے پاس نہیں جائیں گے اگر تو سچا ہے تو تو اس عذاب کو ختم کر جو موسیٰ علیہ السلام کے خدا نے بھیجا ہے۔''

حقیقت تو یہ تھی کہ فرعون پر کئی دفعہ موسیٰ علیہ السلام کی سچی نبوت نمایاں ہو چکی تھی اور اسے تو موسیٰ علیہ السلام کی سچی نبوت پر یقین بھی آچکا تھا لیکن کم بخت کرتا تھا اگر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتا تو اپنی بادشاہت سے ہاتھ دھونے پڑتے تھے۔ اپنے خدائی کے دعوے میں جھوٹا پڑتا اور عزت ختم ہوجاتی۔

قوم کی بات سن کر فرعون اس حقیقت کی وجہ سے بہانے تراشنے لگا اور کہنے لگا۔

''موسیٰ علیہ السلام تو بہت بڑا جادوگر ہے یہ اس کی نظر بندی ہے۔'' قوم نے کہا ''بادشاہ یہ کیسی نظر بندی ہے کہاں کی نظر بندی ہے ہمارے تو گھروں کے برتنوں میں جو پانی پڑا تھا وہ بھی خون میں تبدیل ہو چکا ہے۔''

فرعون نے کہا۔ ''تم اس طرح کرو جس برتن سے مسلمان پانی نکالتے ہیں اسی برتن سے پانی نکالو جس کنواں سے وہ پانی نکالتے ہیں اسی کنواں سے پانی نکالو۔''

فرعون اپنی جانب سے یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اب مسلمان موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے (بنی اسرائیل) تنگ پڑیں گے اور اس طرح میری بادشاہت بھی برقرار رہے گی۔

قدرت خداوندی کا کچھ کرنا ایسا ہوا جب قوم والوں نے ایسا کیا تو کنواں بھی وہی ہوتا اور برتن بھی وہی لیکن جس میں موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے مسلمان پانی نکالتے تو پانی

صاف شفاف ہوتا اور جب وہ نکالتے تو پانی کی جگہ خون آتا۔

حتیٰ کہ جب انہیں پینے کے لئے پانی میسر نہ آیا تو فرعونیوں کو مجبوراً گھاس اور درختوں کے پتے جڑیں وغیرہ کھانا پڑیں۔ جب وہ گھاس اور پتے وغیرہ کھاتے تو وہ بھی ان کے منہ میں جا کر خون بن جاتے۔ اب تو عذاب کی شدت اور حق کی حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح ان پر روشن ہوچکی تھی۔

بالآخر تمام قوم پھر اکٹھی ہوئی اور روتے گڑگڑاتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر فریاد کرنے لگی کہ اب کی دفعہ تم اپنے سچے رب سے کہو کہ وہ عذاب اٹھالے اس کے بعد ہم دوبارہ ایسا نہیں کریں گے ہم وعدہ شکنی نہیں کریں گے۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے پھر دعا کی۔ آپ علیہ السلام کے قادر و قدیر رب نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور انہیں نجات عطا فرمائی۔

قدرت خدا کی عظیم نشانی:۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس تمام صورتحال کو اس طرح بیان فرمایا۔

''تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان، ٹڈی، گھن، مینڈک، خون اور قمل ہے۔ تمام جدا جدا نشانیاں لیکن انہوں نے پھر بھی تکبر کیا۔ اور وہ مجرم قوم تھی اور جب ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ تم ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے بے شک اگر تم ہم پر سے عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کردیں گے پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدت کے لئے جس تک انہیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا اس لئے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے بے خبر تھے۔''

جب بھی یہ عذاب نازل ہوئے تو صرف فرعونیوں پر نازل ہوئے اور بنی

اسرائیل ان سے محفوظ رہے حالانکہ بنی اسرائیل بھی اسی شہر میں رہتے تھے بلکہ فرعونیوں اور ان کے گھر آپس میں ملے جلے تھے۔ اس سے بڑھ کر بصیرت کی روشن دلیل اور کیا چاہیے تھی کہ ایک گھر میں سر سے اونچا پانی اسی زمین پر واقع دوسرے گھر میں پانی کی ایک بوند بھی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کریم آقا ﷺ پر سچے دل سے ایمان لانے پر استقامت عطا فرمائے۔ نیز ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کا تابعدار، باادب امتی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

اور دشمن تباہ ہو گیا

راتوں رات ہجرت:۔

جب فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل پر مظالم کی انتہاء کر دی تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کا حکم دیا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے راتوں رات ہجرت کرنے کا قصد کر لیا۔ سورج کی کرنیں واپسی کا سفر طے کر رہی تھیں اور دن بھی شام کا سفر طے کرتا کرتا رات کے آغوش میں محو آرام ہونے لگا۔

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو لیا اور رات کے سناٹے میں ہجرت کا سفر شروع کر دیا۔ ارض مقدس کی طرف قافلہ ہجرت رواں دواں تھا آخر خشکی کا سفر ختم ہو گیا۔ مصر کا آخری کنارہ دریائے نیل کی حدود کو چھو رہا تھا۔

دوطرفہ موت:۔

ادھر فرعون کو خبر ملی کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر ہجرت کر چکے ہیں۔ غرور و تکبر کے پیکر نے اپنے لشکر کو تیار کیا اور جاسوسی کرتے کرتے موسیٰ علیہ السلام کے قریب جا پہنچا۔

معاملہ بڑا عجیب تھا قوم کی آزمائش کا وقت دکھائی دے رہا تھا لیکن نالائق قوم اپنے پیغمبر صادق علیہ السلام سے کہنے لگی: ''موسیٰ علیہ السلام تم نے ہمیں پھنسایا ہے اگر مصر میں رہتے تو بڑے پر سکون ہوتے اور ابھی اپنے بستروں میں آرام کر رہے ہوتے اب حال یہ ہے کہ آگے بھی موت کھڑی ہے اور پیچھے بھی موت بھاگتی ہمارے سروں پر آ رہی ہے۔''

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.com/ulamaehaq

جلیل القدر پیغمبر علیہ السلام فرمانے لگے: ''تم گھبرا کیوں رہے ہو ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے۔''

قدرت کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو آج اپنے بہت بڑے دشمن سے نجات ملنے والی تھی۔

سمندر میں بارہ راستے:۔

جب فرعون اور اس کے لشکری پیچھا کرتے کرتے بنی اسرائیل کے قریب پہنچے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے امر الٰہی سے اپنا عصا مبارک سمندر کی سطح پر مارا تو اس میں بارہ راستے بن گئے چونکہ بنی اسرائیل میں بارہ قبیلے آپ علیہ السلام کے ساتھ اس سفر میں تھے تو ان کی آسانی کے لئے بارہ راستوں کی زمین سمندر میں خشک ہوگئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

''اے موسیٰ عصا کی ضرب سے ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ بنا لیجئے
تاکہ تمہیں پکڑے جانے کا اندیشہ ہو نہ ہی کوئی اور خوف۔'' (سورہ طٰہٰ)

تمام قبائل نے پرسکون انداز میں سمندر کا سفر بھی طے کرلیا اور نیل کے اگلے کنارے پر جا نکلے۔

اور فرعون تباہ ہو گیا:۔

ادھر فرعون اور اس کا لشکر سمندر کے پہلے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ فرعون نے سمندر میں خشک راستے دیکھے تو کہنے لگا۔ ''اے میری قوم دیکھو تم میری خدائی پر شک کرتے ہو میں نے دشمن کو با آسانی پکڑنے کیلئے تمہارے لئے سمندر میں راستے بنوا دیئے ہیں۔'' بے وقوف لشکری بھی اسے حقیقت میں فرعون کا کرشمہ سمجھنے لگے اور فرعون کی تابعداری کرتے ہوئے سمندر میں داخل ہو گئے۔

جب پورے کا پورا لشکر سمندر میں داخل ہو کر فرعون کے پیچھے خوشی خوشی چلتا ہوا وسط

میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ آپس میں مل جا یعنی اپنی اصلی حالت پر واپس آ جا۔ سمندر حکم الٰہی کے مطابق اپنی اصلی حالت پر واپس آ گیا۔ ادھر ڈوبے ہوئے فرعونی ہاتھ پاؤں چلانے لگے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے سوال کیا: ''اے موسیٰ علیہ السلام یہ شور کس چیز کا آ رہا ہے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''یہ تمہارے اور میرے دشمن فرعون اور اس کے حواری سمندر میں ڈوب رہے ہیں اور چلا رہے ہیں اس چیز کا شور ہے۔''

سمندر کی لہروں نے بھی سرکش و ظالم فرعون کو اُٹھا اُٹھا کر جب اِدھر اُدھر پھینکا تو اس پر موسیٰ علیہ السلام کی حقیقت عیاں ہونے لگی اور موت کے ڈر سے بے ساختہ پکارنے لگا۔

''میں ایمان لاتا ہوں صرف اس خدا پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور
میں اعلان کرتا ہوں میں مسلمانوں میں سے ہوں۔'' (سورۃ یونس)

لیکن اب توبہ کا وقت گزر چکا تھا اللہ تعالیٰ نے خدائی کے جھوٹے دعویدار کی توبہ قبول نہ کی اور اسے اس کی بدعملیوں کی سزا دی۔

اس طرح موسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں کو ان کے بڑے دشمن اور اس کے خون خوار درندوں سے ہمیشہ کے لئے آزادی مل گئی۔

قرآن مجید میں اس کا بیان اس طرح آیا

''پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا موسیٰ علیہ السلام والوں نے کہا ہم کو انہوں نے آلیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے ابھی راہ دیتا ہے۔ تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ آپ اپنا عصا دریا پر مار دیں جب آپ علیہ السلام نے ایسا کیا تو دریا پھٹ گیا اور اس میں راستے بنا دیئے گئے۔ اور وہاں ہم قریب لائے دوسروں کو بھی اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی قوم کو بچا لیا اور دوسروں کو ڈبو دیا بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے۔'' (سورۃ الشعراء)

سمندر پار ایک نئی زندگی

سمندر پار گویا اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ایک نئی زندگی سے نوازا۔ اب تو ان کا جانی دشمن فرعون بھی سمندر کی لہروں کی نذر ہو چکا تھا۔ اب انہیں اپنی زندگی بہت آزاد نظر آ رہی تھی۔ لیکن بنی اسرائیل والے بھی کچھ بد دماغ اور اپنے رسول علیہ السلام کو اکثر معاملات میں تنگ کیا کرتے تھے اور مختلف قسم کے مطالبات کیا کرتے تھے۔

قوم عمالقہ سے جہاد کا حکم:۔

سمندر پار آ کر قوم نے مطالبہ کیا ''اے موسیٰ علیہ السلام! آپ ہمیں یہاں تو لے آئے ہو۔ وہاں مصر میں تو ہمارے خوبصورت مکانات تھے۔ آباد زمینیں تھیں۔ ہم پرسکون زندگیاں بسر کر رہے تھے۔ ہمیں رہنے کو کوئی ملک دو جہاں ہم نئی زندگی کا آغاز کریں۔'' اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا ''اے موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے مل کر قوم عمالقہ سے جہاد کرو اور ملک شام کو اپنے قبضہ میں کر کے یہاں آباد ہو جاؤ۔''

قوم عمالقہ بہت ظالم و سرکش قوم تھی اس نے ملک شام پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ بنی اسرائیل والے پہلے تو کچھ منکر ہوئے لیکن جب موسیٰ علیہ السلام نے اصرار کیا تو چھ لاکھ بنی اسرائیل کا لشکر تیار ہو گیا۔

پیغمبر علیہ السلام کی فرمانی کی سزا:۔

موسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں چھ لاکھ بنی اسرائیل کا لشکر قوم عمالقہ سے جہاد کے لئے روانہ ہوئی لیکن دل ہی دل میں ایسے بہانے تلاش کر رہی تھی کہ جہاد سے نجات مل جائے بغیر کسی مشقت کے نیا ملک مل جائے اور ہم سکون سے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے لگیں۔ جب چھ لاکھ کا لشکر شام کی حدود میں داخل ہوا تو ان پر قوم عمالقہ کا ایسا خوف سوار ہوا کہ جہاد شروع ہونے سے پہلے ہی منہ پھیرنے لگے اور کہنے لگے۔

''اس سرزمین میں تو بڑی جابر قوم آباد ہے اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں اور اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو پھر ہم ضرور داخل ہوں گے۔'' (سورۃ المائدہ)

چنانچہ تمام اسرائیلیوں نے اپنی بزدلی ظاہر کر دی مگر ان میں دو تین آدمی صرف ایسے نکلے جن میں ایمانی جذبہ موجود تھا اور وہ تنہا موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دینے کیلئے تیار تھے۔

ان آدمیوں نے بنی اسرائیل پر دو نئی تقریریں کیں اور انہیں شرم دلائی اور جہاد کے لئے ابھارہ لیکن بزدل قوم کہنے لگی۔

''اے موسیٰ علیہ السلام! ہم تو اس میں تا قیامت داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ وہاں ہیں پس جاؤ تم اور تمہارا رب اور دونوں ان سے لڑو، ہم تو یہاں ہی بیٹھے ہیں۔'' (المائدہ)

موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کا ساتھ دینے والے تو صرف تین ہی نوجوان ہیں ایک ان کا بھائی اور دو اور نوجوان اور دشمن جس سے مقابلہ کیلئے اتنا سفر طے کیا ہے ان کی تعداد تو کئی گناہ ہے اور سامان حرب سے بھی لبریز ہے تو آپ علیہ السلام سربسجود ہو گئے اور اللہ کے حضور عرض کرنے لگے۔

''اے میرے رب! میں مالک نہیں بجز اپنی ذات کے اور اپنے بھائی کے، پس جدائی ڈال دے ہمارے درمیان اور اس نافرمان قوم کے درمیان۔'' (سورۃ المائدہ)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرما لی اور اس قوم کو بھٹکتے رہنے کی سزا دی۔

میدان تیہ میں بھٹکنے کی سزا:۔

جب موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے جہاد سے منہ موڑا اور موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔

ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
tinyurl.com/ulamaehaq

"اے رب مجھے اختیار نہیں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا پس تو ہم کو ان نافرمانوں سے جدا رکھ۔" (سورۃ المائدہ)

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی نافرمان قوم کے متعلق اپنے غضب وجلال کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"تو وہ زمین ان پر حرام ہے چالیس برس تک بھٹکتے پھریں زمین میں تو تم ان نافرمانوں کا افسوس نہ کھاؤ۔" (سورۃ المائدہ)

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھ لاکھ بنی اسرائیلی ایک میدان میں چالیس برس تک بھٹکتے رہے اور اس میدان سے باہر نہ نکلے اسی میدان کا نام میدان تیہ تھا۔

من وسلویٰ کا نزول:۔

قرآن مجید نے اس بد بخت قوم کی نافرمانیوں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے تاکہ آئندہ آنے والی قومیں اس سے عبرت حاصل کریں۔

یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ہر نبی جس قوم کی طرف بھی آیا اللہ تعالیٰ نے اس کی قوم کے لئے اس کے دل میں بہت محبت ڈالی حتیٰ کہ ان کی بے حد نافرمانیوں کے باوجود انبیاء اکرام انہیں معاف کر دیتے رہے۔ تاریخ کی کتب کی ورق گردانی کی جائے تو ہمیں ایسے واقعات کثرت سے ملتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح انبیاء کی اس خاص صفت سے نوازے گئے تھے اسی لئے فرعونیوں پر بار بار عذاب آئے۔ آپ علیہ السلام اپنے رب سے عذاب اٹھا لینے کی دعا کرتے اور ان سے عذاب ختم ہو جاتا ہے۔

جب بنی اسرائیل میدان تیہ میں بھٹکنے لگی اور دھکے کھانے لگی۔ ایک دن موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر التجا کرنے لگی۔

"موسیٰ علیہ السلام! ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے تیری نافرمانی کی ہے لیکن تو ہمیں

معاف فرما دے۔ اس میدان میں تو کھانے کی بھی کوئی چیز نہیں ہم کیا کریں۔"

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم پر ترس آ گیا اور آپ علیہ السلام نے دعا کی تو ان کے لئے آسمان سے پکا پکایا کھانا نازل ہوا جس کا نام اس طرح قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے۔

وانزلنا علیکم المنّ والسّلوٰی

"اور ہم نے تم پر من وسلوٰی اتارا" (سورۃ البقرہ)

من ایک سفید رنگ کا شہد جیسا حلوہ تھا اور سلویٰ سے مراد بھنی ہوئی بٹیریں تھیں چنانچہ انہیں صبح وشام پکا پکایا کھانا ملتا۔ یہ بھی دعائے موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے تھا۔

من وسلویٰ کی نعمت سے محرومیت کا قصہ:۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر جو من وسلوٰی نازل ہوتا تھا اس کے بارے میں موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ تم نے روزانہ کا کھانا روزانہ کھا لینا ہے کچھ بچا کے نہیں رکھنا۔ کل کے لئے ذخیرہ مت کرنا۔

مگر کم عقل قوم کے سامنے اتنے ایمان افروز معجزات پیش آئے پھر بھی نبی کی شان نہ سمجھ سکے اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کو یہ ڈر لگنے لگا کہ اگر کل من وسلویٰ نہ اُترا تو ہمارا کیا بنے گا۔ پتہ نہیں کھانا ملے گا یا نہیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے کچھ چھپا کر رکھ لیا تو نبی علیہ السلام کی نافرمانی سے ایسی نحوست پھیلی کہ جو لوگوں نے کل کے لئے جمع کیا تھا وہ سب سڑ گیا اور خراب ہو گیا۔ یہی نہیں بلکہ آئندہ کے لئے وہ من وسلوٰی کی نعمت سے بھی محروم ہو گئے۔

کھانا خراب ہونے کی ابتداء:۔

ایک دفعہ سرکار دو عالم ﷺ اپنے ستاروں کی مانند روشن جانثار صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا

"بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا کبھی خراب نہ ہوتا اور نہ گوشت سڑتا، کھانے کا

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.com/ulamaehaq

خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اسی تاریخ سے شروع ہوا۔ ورنہ اس سے پہلے کھانا بگڑتا تھا نہ ہی گوشت سڑتا تھا۔"

اس کی وجہ یہ تھی کہ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اگلے دن کیلئے من وسلوٰی بچا بچا کے رکھنے سے منع کیا تھا۔ انہوں نے نبی علیہ السلام کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنے کل کے لئے بچایا اور چھپا کے رکھ لیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دو سزائیں ملیں۔ ایک تو یہ کہ کھانا خراب ہوگیا دوسری یہ کہ من وسلوٰی کا نزول ختم ہوگیا۔

ایک پتھر، بارہ چشمے:۔

میدان تیہ میں نافرمانی کی سزا بھگتنے والی قوم بنی اسرائیل پر جب اللہ تعالیٰ کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو ترس آیا اور محبت جوش مارنے لگی تو بارگاہ خداوند سے ان کے لئے من وسلوٰی کی دعا کی جب یہ دعا پوری ہوگئی تو من وسلوٰی کے بعد انہوں نے پیاس محسوس کی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے ہر نخرے کو برداشت کیا اور اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کیا تو حکم ہوا۔

"اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا تو ہم نے فرمایا اے موسیٰ اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلیں گے۔ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔" (سورۃ البقرہ)

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے امر الٰہی کے مطابق ایک پتھر پر عصا مارا تو اس ایک پتھر سے بارہ چشمے نکلے۔ ہر چشمے سے برابر مقدار میں پانی آنے لگا۔ چونکہ آپ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اس لئے بارہ ہی چشمے بنے۔

ہر قبیلہ اپنے گھاٹ سے خود بھی پانی پیتا اور اپنے جانوروں کو بھی پانی پلاتا اور اس طرح تقریباً چالیس برس تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور اس کے فوائد:۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے اس بات کی تصدیق ملتی ہے کہ یہ عصا مبارک جنتی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تھے تو اس وقت یہ عصا ساتھ ہی نازل ہوا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد مبارک دس ہاتھ تھا یہ عصا بھی آپ کے قد کے برابر دس ہاتھ تھا اس کے سرے پر دو شاخیں بنی ہوئی تھیں جو رات کو مشعل کی طرح روشن ہو جاتیں۔ یہ پیلو کی لکڑی کا تھا اور جنت سے آیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد یکے بعد دیگرے انبیاء اکرام کو وراثت میں ملتا رہا یہاں تک کہ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچا جب موسیٰ علیہ السلام کا نکاح شعیب علیہ السلام کی بیٹی صفورا سے ہوا اور آپ علیہ السلام مدین سے واپس اپنے ملک آنے لگے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے امر الٰہی کے مطابق وہ عصا آپ علیہ السلام کو عنایت کر دیا۔

وادی طوٰی میں مقام طور پر اللہ تعالیٰ نے بھی اس عصا کے متعلق آپ علیہ السلام سے دریافت کیا۔

"اے موسیٰ علیہ السلام! یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ عرض کی یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں۔" (سورۃ طٰہٰ)

ان دوسرے کاموں میں سے چند کام یہ ہیں جو آپ علیہ السلام کے فائدے میں تھے۔

1۔ اس سے سہارا لیتے۔
2۔ اس سے بات چیت کر کے دل بہلاتے۔
3۔ دن کی تیز دھوپ میں درخت بن کر آپ علیہ السلام پر سایہ کرتا۔
4۔ رات میں دونوں شاخوں کا مثل مشعل روشن ہونا۔
5۔ اس سے دشمنوں کو مارنا۔
6۔ جنگلی چرند پرند سے حفاظت

7۔ کنویں سے پانی بھرتے وقت عصا کا رسی اور شاخوں کا ڈول بن جانا۔

8۔ بوقت ضرورت اس کا درخت بن کر حسب خواہش پھل دینا۔

9۔ زمین میں گاڑ دینے سے پانی دینا۔

10۔ جادوگروں کا مقابلہ کرنا۔

11۔ سمندر کی سطح پر راستے بنا لینا۔

12۔ پتھر پر ضرب سے بارہ چشمے جاری کرنا۔

اس کے علاوہ بھی بہت سے فائدے حاصل کرتے تھے۔

☆......☆......☆

مستجاب الدعوات آدمی کا قصہ

نیک شخص کون تھا:۔

قوم عمالقہ میں ایک شخص نہایت ہی نیک تھا وہ شخص اپنے دور کا بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد آدمی تھا اس کا نام بلعم باعورا تھا۔ اس شخص کو اسم اعظم کا بھی علم تھا یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی روحانیت سے عرش اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا۔ سب سے بڑھ کر فضیلت یہ تھی کہ اس کی دعائیں بھی قبول ہوتیں تھیں۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ اس زمانہ میں سب سے زیادہ تعداد اس کے شاگردوں کی تھی اور صرف طالب علموں کی دواتوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔

موسیٰ علیہ السلام کیلئے بددعا کی درخواست:۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر عمالقہ سے یعنی قوم جبارین سے جہاد کیلئے روانہ ہوئے تو اس شخص کی قوم اس کے پاس آئی اور کہنے لگی: ''اے اللہ کے بندے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے ایک بندے ہیں اور نہایت طاقتور ہیں وہ ہمیں ہماری زمینوں سے نکالنے کیلئے آ رہے ہیں ہم سے زمین چھین کر اپنی قوم بنی اسرائیل کو دے دیں گے۔ پس تو موسیٰ علیہ السلام کے لئے الٰہی بددعا کر کہ وہ شکست کھا جائیں۔''

مال کی لالچ:۔

بلعم باعورا نے جب سنا کہ یہ لوگ تو مجھے موسیٰ علیہ السلام کے لئے بددعا کرنے کیلئے کہہ رہے ہیں آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو مخاطب کیا۔ ''اے لوگو! شاید تم جانتے نہیں کہ

ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.com/ulamaehaq

موسیٰ علیہ السلام تو اللہ کے رسول ہیں۔

وہ تو اللہ سے ہم کلام ہونے کا درجہ رکھتے ہیں اور ایسا رتبہ پہلے کبھی کسی پیغمبر کو نہیں ملا، میں ان کے حق میں کوئی بددعا نہیں کروں گا کیونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میرا رب مجھ سے ناراض ہو جائے گا اور میری آخرت برباد ہو جائے گی۔"

لیکن لوگ بار بار بلعم باعورا کے پاس آنے لگے اور حیلے بہانے سے بلعم باعورا کو راضی کرنے کی کوشش کرنے لگے تو بلعم بن عورا نے کہا۔

"میں استخارہ کرتا ہوں اگر تو استخارہ میں مجھے اجازت ہوئی تو ٹھیک ہے ورنہ میں ہرگز ایسا نہ کروں گا۔" چنانچہ بلعم باعورا نے استخارہ کیا اور اپنی قوم سے کہا میں ہرگز ایسا کرنے والا نہیں۔

قوم کے سرداروں نے آپس میں مشورہ کیا کیوں نہ اسے مال و متاع کی لالچ دی جائے انہوں نے بلعم باعورا کی خدمت میں بڑے بڑے قیمتی تحائف بھیجے اس طرح یہ نیک شخص مال کے لالچ کے جال میں پھنس گیا اور کہنے لگا ٹھیک ہے میں بددعا کروں گا۔

گدھی کی تقریر:۔

جب مال و دولت کی لالچ کے جھانسے میں پھنس گیا تو لوگوں کے ایماء پر اپنی گدھی پر سوار ہو کر کہنے لگا۔ "میں موسیٰ علیہ السلام کے لئے بددعا کرنے جا رہا ہوں۔"

جب اس نے گدھی کو چلانا شروع کیا تو گدھی بار بار رک جائے اور کوشش کرے کے اس سے جان چھڑا کر بھاگ جائے۔ گدھی بار بار منہ موڑے اور واپسی کا راستہ پکڑے لیکن بلعم باعورا اسے خوب پیٹے اور زور سے چلائے۔ آخر گدھی نے تنگ آ کر بارگاہ خالق حقیقی میں قوت گویائی کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی عرض قبول کر لی اور اسے قوت گویائی سے نواز دیا۔

گدھی ایک مقام پر رک گئی اور بلعم باعورا سے کہنے لگی۔

"اے بلعم باعورا! یہ تو کدھر اور کس کام کے لئے جا رہا ہے؟ دیکھ! میرے

آگے فرشتے ہیں وہ میرا منہ پیچھے کی جانب دھکیل رہے ہیں تیری قسمت اچھی ہے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنا مقام خراب نہ کرا بلعم! تیرا بُرا ہو، کیا تو اللہ کے رسول اور مومنین کی جماعت پر بددعا کرے گا۔"

آخر گدھی نے زور لگا کر اپنے لئے آزادی حاصل کر لی تاکہ میں اس گستاخ کے ساتھ عذاب میں شامل نہ جاؤں لیکن بلعم باعورا بدبخت ہو چکا تھا۔ اس نے گدھی کو تقریر کرتے پا کر بھی قدرت الٰہیہ کے کرشمہ کو نہ سمجھا اور بھاگتا ہوا "حبان" نامی پہاڑی پر چڑھ گیا۔

آخر گنگا الٹی بہنے لگی:۔

بدبخت مال کے لالچ کے جال میں پھنسا ہوا تھا فوراً بھاگتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کو بغور دیکھنے لگا اور بددعا کرنا شروع کر دی۔

خدا تعالیٰ کی شان دیکھو! بددعا موسیٰ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے لشکر کے لئے کرنی تھی لیکن زبان سے بددعا اپنی قوم کے خلاف نکلنے لگی۔ قوم والوں نے جب یہ سنا تو ٹوکنے لگے اور کہنے لگے۔ "بلعم یہ کیا بددعا کر رہے ہو یہ تو موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ہے اور ہمارے خلاف ہے۔"

بلعم کہنے لگا۔

"لوگو! میں کیا کروں میں بددعا تو کچھ اور کرتا ہوں لیکن زبان سے یہی نکلتی ہے۔"

گویا گنگا الٹی بہنے لگی۔

زبان سینے تک لٹک گئی:۔

پھر اچانک بلعم باعورا پر اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا آخر کریم رب عزوجل اپنے کلیم کے بارے میں کسی کے نازیبا الفاظ کیسے سن سکتا تھا فوراً جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا۔ "اس گستاخ کی زبان اتنی کھینچ کر باہر نکال دو کہ سینے پر لٹکے تاکہ آئندہ آنے والے لوگوں کے لئے عبرت ہو

ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.com/ulamaehaq

اور وہ یاد رکھیں کہ اللہ کے پیاروں کے خلاف زبان کھولنا اللہ کو کتنا ناپسند ہے۔''

جب بلعم کے ساتھ یہ تمام معاملہ پیش آیا تو وہ رونے لگا اور اپنی قوم سے کہنے لگا ''تم لوگوں نے مجھے مال کی لالچ دی اور بدبخت کر دیا اب مجھ سے میرا تمام کمال، علم، فضل رب عزوجل نے واپس لے لیا ہے اب میری کوئی بھی دعا قبول نہ ہوا کرے گی میری دنیا و عاقبت دونوں برباد ہو چکے ہیں۔''

اک نیا مکر:۔

اس کے بعد بلعم نے کہا: ''اب میں تمہیں ایک نیا مکر بتاتا ہوں اگر تم اس میں کامیاب ہو گئے تو موسیٰ علیہ السلام کا لشکر خود ہی تباہ ہو جائے گا۔''

قوم نے پوچھا: ''وہ کیا ہے؟''

کہنے لگا: ''تم اپنی قوم میں سے ایک ہزار خوبصورت ترین لڑکیوں کا انتخاب کرو اور انہیں حسن و جمال والے لباس زیب تن کرواؤ اور تیار کر کے بنی اسرائیل کے لشکروں میں روانہ کر دو اگر ان میں سے ایک آدمی بھی زنا کرے گا تو وہ قوم شکست کھا جائے گی۔''

چنانچہ قوم والوں نے ایسا ہی کیا اور لڑکیوں کو بنی اسرائیل کے لشکروں کی طرف روانہ کر دیا۔

ایک گھنٹے میں 70 ہزار آدمی مر گئے:۔

جب یہ لڑکیاں بنی اسرائیل کے لشکروں میں پہنچی تو لشکریوں میں کہرام مچ گیا کہ یہ ضرور دشمن کی کوئی چال ہے۔

ہوا کچھ یوں کہ ایک مالدار رئیس آدمی کو ایک دوشیزہ کا حسن و جمال بہا لے گیا اور اس پر فریفتہ ہو گیا۔ اس کو اپنی گود میں اٹھا کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے گیا اور اس کے بارے میں فتویٰ طلب کرنے لگا: ''اے موسیٰ علیہ السلام کیا یہ عورت میرے لئے حلال ہے یا حرام ہے۔''

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

''یہ تیرے لئے حرام ہے۔''

غلبہ شہوت اس شخص کے سر پر بھوت کی طرح منڈلا رہا تھا اس شخص نے اس لڑکی کو اٹھایا اور اپنے خیمے میں لے جا کر اس سے زنا کیا۔

اس گناہ کی نحوست کا یہ اثر ہوا کہ بنی اسرائیل کے لشکر میں طاعون کی وباء پھیل گئی اور ایک گھنٹے میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے دل پر اس کا بہت صدمہ ہوا۔

لیکن بلعم باعورا کی زبان آخری وقت تک اسی طرح سینے پر لٹکی رہی اور وہ مردود ہو کر مرا۔

قرآن مجید میں اس قصہ کا ذکر سورہ اعراف کی آیت نمبر 185 اور 186 میں ملتا ہے۔

اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کے نیک لوگوں کے متعلق بری بات مت کہو زبان سنبھال کر بات کرنی چاہیے کوئی آدمی کتنے ہی مرتبے کا کیوں نہ ہو جب وہ اللہ کے کسی پیارے کے بارے میں کوئی بُری بات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب سے دوچار کرتا ہے۔

رب کریم عزوجل سے دعا ہے کہ مالک ہمیں اپنے تمام انبیاء، اولیاء، صالحین، والدین اور اساتذہ سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز حقیقی معنوں میں ان کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

اور قوم پھر گمراہ ہوگئی

سامری کون تھا؟

سامری بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا اس کی ماں نے کسی غیر مرد سے ہم بستری کی تھی جس کے نتیجے میں یہ شخص پیدا ہوا اس کا پورا نام ''موسیٰ سامری'' تھا۔ اس کی ماں نے خاندان میں بدنامی کے خوف سے اسے پیدا ہوتے ہی غار میں چھوڑ دیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اپنی انگلی سے دودھ پلایا اور بڑا کیا۔

سامری طبعی طور پر نہایت گمراہ اور فاسق آدمی تھا۔ یہی وہ شخص تھا جس نے موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو گمراہ کیا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام کے پرورش کرنے کے باوجود بھی یہ بد دین اور گمراہ ہی رہا اس کے متعلق کسی عارف نے یہ جملہ کہا ہے۔

''جب کوئی آدمی ازل ہی سے نیک بخت نہ ہو تو وہ بھی نامراد ہوتا ہے اور اس کی پرورش کرنے والے کی کوشش بھی ناکام و نامراد ہوتی ہے۔''

کتاب ملنے کا وعدہ:۔

بنی اسرائیل نے جب میدان تیہ میں توبہ کی اور سچے دل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا: ''اے موسیٰ تم تیس دن کے روزے رکھو اور پھر طور پر آؤ ہم تمہیں تمہاری قوم کے لئے ایک آسمانی کتاب سے نوازیں گے۔''

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تیس دن کے روزے رکھے اور اپنی قوم میں اپنے بھائی

ہارون علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم میرے نائب ہو قوم کو تبلیغ کرنا اور گمراہ نہ ہونے دینا۔

کوہ طور کا سفر:۔

خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور کے سفر پر روانہ ہو گئے اور جانے سے پہلے اپنی قوم کو آسمانی کتاب کے نزول کی خوشخبری سنا کے گئے۔

جب کوہ طور پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اے موسیٰ علیہ السلام دس روزے اور رکھو۔ موسیٰ علیہ السلام نے دس روزے اور رکھے اس طرح جب چالیس روزے پورے ہو گئے تو آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ''مالک پہلے تیس روزے رکھے پھر دس کا حکم دیا اور مسواک کرنے سے بھی منع کر دیا۔''

رب کریم نے فرمایا۔ ''اے موسیٰ جب تو نے تیس روزے رکھے اور میری بارگاہ میں آنے سے پہلے مسواک کی تاکہ منہ کی خاص قسم کی بو ختم ہو جائے جو روزہ دار کے منہ سے آتی ہے تو میں نے تجھے دس روزے اور رکھنے کا حکم دیا ساتھ سے مسواک کرنے سے منع کر دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو میرے نزدیک مشک و عنبر اور کستوری سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔'' (سبحان اللہ)

شوقِ دیدارِ خدا:۔

پھر محب و محبوب کے درمیان راز و نیاز کی باتوں کا سلسلہ چل نکلا اللہ تعالیٰ کی آواز سن کر موسیٰ علیہ السلام کے دل میں دیدار کا شوق پیدا ہوا محبت و وارفتگی کے عالم میں کلیم نے اپنے کریم سے عرض کیا۔

''اے میرے کریم مالک میری خواہش ہے کہ میں تیرا دیدار کروں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''اے موسیٰ تو ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ تو موسیٰ! اگر مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کر''

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی مالک ''وہ کون ہیں؟'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''موسیٰ! میری تمام مخلوقات میں میرا سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب بندہ اور آخری نبی ہے۔''

نوٹ:۔ درود پاک کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بھی فرماتا ہے۔ ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے محمد ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی میرے محبوب ﷺ پر درود وسلام پڑھا کرو پھر جب موسیٰ علیہ السلام بار بار اصرار کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ٹھیک ہے موسیٰ علیہ السلام میں اس پہاڑ پر اپنی ایک صفاتی تجلی ڈالتا ہوں اگر تو یہ پہاڑ اپنی جگہ قائم رہا تو تو میرا دیدار کرے گا۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی صفاتی تجلی ڈالی تو کوہ طور جل کر راکھ ہو گیا یہی نہیں قریب کے سات بڑے بڑے پہاڑ اپنی جگہ سے اڑ کر دور دراز ملکوں میں جا گرے۔ موسیٰ علیہ السلام تجلی کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو گئے آخر رحمت خداوندی نے سہارا دیا موسیٰ علیہ السلام ہوش میں آئے۔

اور توریت مل گئی:۔

پھر خدائے کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو چند تختیاں عطا فرمائیں ان تختیوں پر توریت لکھی توریت لکھی ہوئی تھی اس طرح یہ کتاب موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی جس میں شریعت کے احکامات تھے جن پر آپ کی قوم کو پابند رہنا تھا۔

بولنے والا بچھڑا:۔

موسیٰ علیہ السلام کی چالیس دن کی غیر حاضری میں شیطان نے بنی اسرائیل پر خوب زور و شور سے حملے کئے اور انہیں گمراہ کرنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی۔

سونے پہ سہاگہ یہ بات بنی کہ بنی اسرائیل میں موسیٰ سامری نامی شخص نے بنی اسرائیل سے زیورات مانگے تاکہ ان کے لئے حیران کن کام کرے۔ جو زیورات اسے ملے اس نے ان تمام کو پگھلایا اور سونے کا ایک بچھڑا تیار کیا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سواری

کے پاؤں کی خاک اس میں ڈالی تو وہ بے حس و حرکت بچھڑا گائے کی طرح بولنے لگا۔

چنانچہ سامری نے موسیٰ علیہ السلام کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قوم سے کہا ''اے قوم موسیٰ علیہ السلام خدا سے کتاب لینے گئے ہیں حالانکہ تمہارا خدا تو یہ ہے۔''

ضعیف الاعتقاد قوم کے چھ لاکھ لوگوں میں سے 12 ہزار کے علاوہ تمام کے تمام گمراہ ہو گئے اور اس بچھڑے کو خدا جان کر اس کی پرستش کرنے لگے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

''اور موسیٰ کے بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا بیٹھی بے جان کا دھڑ گائے کی طرح آواز کرتا۔'' (سورۃ الاعراف)

حضرت ہارون علیہ السلام پر موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی:۔

حق و باطل میں تمیز کرنے کے لیے اندھی قوم کو حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا ''اے میری قوم! تم تو اس سے فتنہ میں مبتلا ہو گئے بلاشبہ تمہارا رب وہ تو بے حد مہربان ہے۔''

حضرت ہارون علیہ السلام کے بہت زیادہ منع کرنے کے باوجود عقل کے اندھوں نے توبہ تائب نہ کی اور مسلسل اس سونے کے بچھڑے کی پوجا پاٹ کرتے رہے۔ ادھر حضرت ہارون علیہ السلام نے باقی وفادار اور ایماندار لوگوں کو ساتھ لیا اور ان سے الگ ہو کر رہنے لگے۔

بنی اسرائیل اس برائی میں مبتلا تھے اور موسیٰ علیہ السلام بخوشی کتاب توریت کی تختیاں سر پر اٹھائے واپسی کا سفر طے کر رہے تھے۔ جب موسیٰ علیہ السلام واپس پہنچے اور اپنی قوم میں یہ عجیب و غریب قسم کی حرکت پائی تو وہ تختیاں زمین پر رکھیں اور ہارون علیہ السلام کے پاس چلے گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو داڑھی اور سر کے بالوں سے پکڑا اور ڈانٹ کر کہا:

''کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ میرے بعد تم میری قوم کے نائب ہو انہیں گمراہ مت ہونے دینا تم نے انہیں روکا کیوں نہیں۔''

Tinyurl.ulamaehaq

حضرت ہارون علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کی بات سنی تو معذرت کر کے کہنے لگے۔

''اے میری ماں جائے قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے۔ تُو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا اور مجھے ظالموں میں نہ ملا۔'' (سورۃ الاعراف)

چنانچہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا پڑا تو آپ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام سامری کے پاس گئے اور اس کا وہ بچھڑا توڑ ڈالا۔

پہاڑ ہوا میں معلق ہو گیا:۔

اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لئے دعا اور سامری کے بچھڑے کو توڑنے کے بعد آپ علیہ السلام اپنی گمراہ قوم کے پاس تشریف لے گئے۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے انہیں توریت کے احکام پڑھ کر سنائے ابھی چند ہی احکام سنائے کہ سب سرکش یک لخت ہو کر بولے: ''اے موسیٰ علیہ السلام ہم سے ان پر عمل نہیں ہوتا۔''

ان کے یہ بات کرنے کی دیر تھی کہ اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو گیا ایک پہاڑ زمین سے خود بخود اُکھڑا اور ان کے سروں پر ہوا میں معلق ہو گیا۔

قوم کے گمراہ و فاسق لوگ تین میل لمبی تین میل چوڑی زمین پر ڈیرے ڈالے ہوئے تھے پہاڑ نے ان کو ہر طرف سے گھیرا ہوا تھا اور ہوا میں معلق تھا۔

جب انہوں نے یہ دیکھا کہ پہلے تو بڑے نخرے کیے ہیں۔ اب موسیٰ علیہ السلام کا خدا ہمارے نخرے نہیں اٹھائے گا ہماری سرکشی کا سکہ نہیں چلے گا تو تمام کے تمام فوراً سجدے میں گر گئے اور موسیٰ علیہ السلام سے عرض کرنے لگے۔

''اے موسیٰ علیہ السلام ہم آپ پر آپ کے خدا پر ایمان لائے ہم تورات کے سب احکامات کو قبول کریں گے اور ان پر عمل بھی کریں گے۔''

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور سمجھے کہ وہ ان پر گر پڑے گا جو ہم نے تمہیں دیا زور سے اور یاد کرو جب اس میں ہے تا کہ تم پرہیز گار بنو'' (سورۃ الاعراف 181)

ان کے سجدے کی قابل ذکر بات یہ ہے کہ تمام لوگوں نے سجدہ میں اپنے رخسار اور بائیں بھنوؤں کو زمین پر رکھا اور داہنی آنکھ اٹھا کر پہاڑ دیکھتے رہے کہیں یہ ہمارے اوپر گر تو نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ اب بھی یہودی اسی طرح سجدے کرتے ہیں صرف بایاں رخسار اور بایاں بھنوں زمین پر رکھتے ہیں۔ بہرحال جب بنی اسرائیل نے توبہ کر لی تو یہ پہاڑ امر الٰہی سے واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔

قیمتی گائے کا قصہ

موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل میں وہ لوگ جو موسیٰ علیہ السلام کو صدق دل سے نبی مانتے تھے اللہ تعالیٰ ان پر راضی تھا اور انہیں اپنی رحمت سے گناہوں سے محفوظ کیا تھا۔

بنی اسرائیل میں ایک نیک اور صالح بزرگ تھا وہ اور اس کی بیوی عام لوگوں کی طرح زندگی بسر نہ کرتے تھے بلکہ ہر وقت اپنے رب کی عبادت میں گزارتے۔ ان کا ایک ہی بیٹا تھا اور وہ بھی بہت چھوٹا تھا جب اس بزرگ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی وراثت میں موجود ایک گائے کو ساتھ لیا اور جنگل میں جا کر کہا اے میرے رب یہ گائے میں تیرے پاس امانت رکھتا ہوں میرے بعد جب میرا بیٹا بالغ ہو جائے تو تو اسے عطا کر دینا واپس گھر آ کر تمام قصہ اپنی بیوی سے ذکر کر دیا۔ چند دنوں میں اس کی موت واقع ہو گئی اور وہ عالم دنیا کو خیر آباد کہتا آخرت کا سفر طے کرنے لگا۔

بیٹا جوان ہو کر ماں کا تابعدار ثابت ہوا، یہی نہیں اپنے رب کا تابعدار بھی تھا۔ وہ رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا، ایک حصے میں سوتا، دوسرے حصے میں رب کی عبادت کرتا اور تیسرے میں اپنی ماں کی خدمت کرتا۔ اسی طرح جب وہ صبح جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا

اور فروخت کرتا تو ایک حصہ اپنی ماں کی خدمت میں پیش کرتا اور ایک کا صدقہ کرتا اور ایک حصہ اپنی ذات پر خرچ کرتا۔

ایک دن لڑکے کی ماں کو گائے کے متعلق یاد آیا تو اس نے اپنے بیٹے کو بلا کر تمام قصہ سنا دیا اور کہا کہ جنگل میں فلاں جھاڑی کے پاس جا کر یہ دعا مانگ "اے ابراہیم، اسماعیل اور اسحٰق کے قادر وقدیر رب عزوجل! میرے باپ نے تیرے پاس جو گائے امانت رکھوائی تھی وہ مجھے لوٹا دے۔"

لڑکے نے جیسے ہی دعا ختم کی گائے بھاگتی ہوئی واپس آئی۔ گائے بہت خوبصورت اور موٹی تازی تھی اور ایسا محسوس ہوتا جیسے اس کی جلد سے سورج کی شعاعیں نکل رہی ہوں۔

لڑکا گائے پکڑ کر گھر لے آیا ماں نے کہا "بیٹا! یہاں اسے کون سنبھالے گا، جاؤ اور اسے بازار میں فروخت کر آؤ۔"

ماں نے جانے سے پہلے یہ نصیحت کی "بیٹا گائے تین دینار میں فروخت کرنا اور ہاں جو گاہک بھی ہو مجھ سے پوچھے بغیر نہ فروخت کرنا۔"

لڑکا بازار چلا گیا اسے بازار میں انسانی صورت میں فرشتہ گاہک بن کر ملا اور کہا "گائے کتنے میں فروخت کرو گے۔"

لڑکے نے کہا "تین درہم میں۔"

فرشتے نے کہا "میں تمہیں اس کے زیادہ دام دوں گا۔"

لڑکے نے کہا۔ "تم مجھے جتنے بھی دام دو میں پہلے اپنی ماں سے مشورہ کروں گا اس کے بغیر میں ہرگز ہرگز گائے فروخت نہیں کروں گا۔"

چنانچہ لڑکا واپس گھر لوٹا اور سارا ماجرا اپنی ماں سے عرض کر دیا۔ ماں نے کہا "یہ کوئی آدمی نہیں فرشتہ تھا۔ اب ملے تو اسے کہنا میں گائے فروخت کروں یا نہ کروں؟"

بازار پہنچ کر لڑکے نے ایسا ہی کیا اور فرشتے سے پوچھا تو فرشتے نے جواب دیا۔ "ابھی تم اس گائے کو فروخت نہ کرو آئندہ اس گائے کو موسیٰ علیہ السلام کے لوگ خریدیں گے تم اس گائے میں سونا بھر قیمت طلب کرنا تو وہ لوگ بھی تمہیں اتنی ہی قیمت دے دیں گے۔"

یہ کہہ کر فرشتہ وہاں سے چلا گیا۔

ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ ایک مالدار آدمی عامیل کے چچا کے دو لڑکوں نے مل کر عامیل کو قتل کر دیا اور اس کی لاش ایک ویرانے میں پھینک دی جب صبح لاش ملی تو قاتل کی تلاش جاری کر دی۔ وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے "ہمیں قاتل کا پتہ کس طرح معلوم ہوگا۔"

آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تم لوگ ایک گائے ذبح کرو اور اس کی دم یا زبان کی ہڈی سے لاش کو مارو جب تم ایسا کرو گے تو وہ لاش خود بخود اُٹھ کر تمہیں قاتلوں کے نام بتا دے گی۔"

یہ سن کر بنی اسرائیل کے لوگ حجت کرنے لگے کہنے لگے وہ خاص گائے ہوگی وہ بار بار آپ کو تنگ کرنے کی غرض سے آتے اور پوچھتے اس کا رنگ کیسا ہو اس کی عمر کیا ہو خوبی کیا ہو۔

ادھر جبرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کو ان سوالوں کے جوابات بتاتے جا رہے تھے۔ قدرت کا کرنا یوں ہوا کہ انہوں نے اپنے معاملے کو خود ہی اپنے اوپر مشکل کر لیا۔ پھر تلاش کرنے کے بعد بھی ایسی گائے نہ ملی۔ آخر کار جب انہیں وہ گائے مل گئی تو فرشتے کے بتائے کلیہ کے مطابق اس لڑکے نے اس کی قیمت میں اتنا سونا طلب کیا جتنا اس گائے کی کھال میں بھر جائے۔

ادھر بنی اسرائیل ایسا کرنے پر مجبور تھے۔ انہوں نے منہ مانگی قیمت دی اور اس طرح دنیا میں سب سے مہنگی وہ گائے فروخت ہوئی اور اس سے زیادہ ابھی تک کسی گائے کی قیمت نہیں لگی۔

چنانچہ انہوں نے گائے کو ذبح کر کے موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر عمل کیا تو وہ لاش خود اٹھی اور دونوں قاتلوں کے نام بتائے اور کہا انہوں نے مال کی لالچ میں مجھے مارا ہے اس واقعہ کا ذکر سورۃ بقرہ میں 68 تا 83 آیت تک ملتا ہے۔

☆......☆......☆

قارون کی تباہی کا قصہ

قارون کون تھا؟

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا ''یصہر'' کا بیٹا تھا۔ قارون جوانی میں بہت ہی خوبصورت تھا اس کے شہر کے لوگ اس کے حسن کو چاند سے تشبیہ دیا کرتے تو کبھی سورج سے بہرکیف یوں کہہ لیں اس کے حسن و جمال نے لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام پیدا کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی لوگ اسے بجائے قارون کہنے کے پیار سے ''منور'' کے نام سے پکارتے تھے۔

اس کی فضیلت یہ بھی تھی کہ وہ توریت کا بہت بڑا عالم تھا اور نہایت ہی باادب و بااخلاق لوگوں میں اس کا شمار کیا جاتا تھا۔

قارون کو خزانے کی عطاء:۔

''بے شک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا۔ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں۔'' (سورۃ القصص)

اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو بے شمار مال سے نوازا کہا جاتا ہے کہ کہیں سے اسے سونا بنانے کی ترکیب کا نسخہ ہاتھ لگ گیا اور اس نسخے کے مطابق سونا بنانا شروع کر دیا۔ ابتداء تو اپنی قوم کے غریب لوگوں کی مدد کرتا اور اپنے مال و متاع میں سے زکوٰۃ بھی نکالتا تھا۔ لیکن

ہوا یوں کہ جیسے جیسے اس کے پاس مال و دولت کی کثرت ہونے لگی، شیطان بھی اس کے دل پر قدم جمانے لگا۔ آخر قدرت خداوندی کی عطا پہ عطا سے یہ اپنی قوم میں سب سے مالدار ہونے کی وجہ سے فرعون کے بعد بادشاہ بن گیا۔

موسیٰ علیہ السلام قارون کے دربار میں:۔

قارون جوں جوں مال و دولت پاتا گیا ویسے ویسے اس کی طبیعت میں پہلے کی نسبت تبدیلی آنے لگی۔ جہاں پہلے وہ خوش بخت، باادب، بااخلاق لوگوں میں شمار ہوتا تھا اب مال و دولت کے گھمنڈ، تکبر کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں گرنے لگا۔

ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے اس کے سلوک کو دریافت فرمایا تو آپ علیہ السلام قارون کو نصیحت کرنے کے لئے اس کے نئے محل میں چلے گئے۔ موسیٰ علیہ السلام اس کے خیر خواہ اس لئے تھے کہ وہ توریت کا عالم تھا۔ پھر یہ کے اس کی ابتدائی زندگی بھی شریفوں جیسی گزری اور وہ آپ علیہ السلام کے چچا کا بیٹا بھی تھا۔ بہرکیف نبی علیہ السلام پر تو اپنی قوم کے ہر ہر فرد پر ہدایت پیش کرنا لازم ہوتی ہے۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

''اترا نہیں بے شک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال تمہیں اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر کیا اور زمین میں فساد چاہنے والا نہ ہو۔''

موسیٰ علیہ السلام پر الزام تراشی:۔

اب موسیٰ علیہ السلام نے تو اس کی خیر خواہی چاہی لیکن وہ بد بخت تھا اپنے نصیبوں کو بدبختی کے دامن میں دھکیل رہا تھا۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کو دلی صدمہ پہنچانے اور لوگوں میں آپ علیہ السلام کے مقام کو برا پیش کرنے کیلئے سوچنے لگا۔

اس نے ایک عورت کو مال و متاع کا لالچ دیا اور اسے کہا کہ کل میں موسیٰ علیہ السلام کو

بھرے دربار میں بلاؤں گا تو تو نے موسیٰ علیہ السلام کے خلاف بدکاری کی گواہی دینی ہے۔ وہ عورت مال ومتاع کی لالچ میں ایسا کرنے پر راضی ہوگئی۔

اگلے دن کی صبح کا سورج طلوع ہو رہا تھا ادھر قارون بڑے بُرے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور موسیٰ علیہ السلام کو بدنام زمانہ کرنے کے انجام کی سوچ سوچ کر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا۔

چنانچہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا کہ تم ہمارے دربار میں آؤ اور ہمیں کچھ وعظ ونصیحت کرو لیکن اس کی بدبختی کا ستارہ طلوع ہو چکا تھا اور اس کے پیغام کے پس پردہ ایک گھناؤنی سازش تھی۔

جب موسیٰ علیہ السلام اس کے دربار میں پہنچے تو وہ آپ علیہ السلام سے کہنے لگا۔

''اے موسیٰ علیہ السلام آپ علیہ السلام ہمیں بڑی نصیحتیں کرتے ہو ذرا اپنے متعلق بھی تو بتاؤ کہ آپ علیہ السلام نے فلاں قبیلہ کی ایک عورت کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر اس سے زنا کیا ہے۔''

لوگوں نے یہ بات سنی تو ضعیف الاعتقاد لوگوں نے آپ علیہ السلام پر طرح طرح کی باتیں کسنا شروع کر دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب کوشش کر کے لوگوں سے کہا ''یہ شخص قارون جھوٹ کہتا ہے میں نے ایسا نہیں کیا میرا رب میرا گواہ ہے۔''

قارون نے غرور وتکبر کی کیفیت میں مستغرق ہوتے ہوئے کہا کہ ''موسیٰ علیہ السلام! آپ علیہ السلام اپنی برأت کیسے ثابت کرو گے ہم نے تو اس عورت کو بھی دربار میں طلب کر لیا ہے۔''

چنانچہ قارون نے اسے بھرے دربار میں بلایا اور کہا۔ ''لوگوں کو بتاؤ کہ موسیٰ علیہ السلام جو پیغمبری کے دعوے کرتا ہے اس کا کردار کیسا ہے۔''

عورت پر قدرت خداوندی سے موسیٰ علیہ السلام کا ایسا رعب و دبدبہ پڑا کہ وہ سہم گئی اور کانپتے کانپتے بولنے لگی۔

''اے اللہ عزوجل کے سچے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام! قارون ظالم اور سرکش ہے اس نے مجھے آپ علیہ السلام پر بدکاری کا الزام لگانے کے لئے بہت سا مال ومتاع دیا اور آپ علیہ السلام پر بہتان لگانے پر آمادہ کیا ہے۔''

یہ بات سن کر موسیٰ علیہ السلام کو دلی صدمہ ہوا اور آپ علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ علیہ السلام اپنی پاکیزگی کے ثابت ہونے پر سجدہ میں گر گئے اور اپنے کریم رب عزوجل کی بارگاہ میں شکر ادا کیا۔

دعائے موسیٰ علیہ السلام اور قارون کا انجام:۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہیں سجدہ کی حالت میں گر کے اپنے رب کی بارگاہ میں قارون کی شکایت کی اور اس کو سزا ملنے کی بددعا کی۔

چنانچہ خدائے کریم نے جب اپنے کلیم پر الزام تراشی کا منظر دیکھا اور چشم پیغمبر علیہ السلام کو آنسوؤں سے لبریز دیکھا تو قدرت الٰہی کے قہار کو جوش آ گیا اور موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اور کہا۔ ''اے موسیٰ علیہ السلام تیرے رب نے تجھے اختیار دیا تو اسے جو سزا چاہے مرضی سے دے۔''

پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے سر مبارک کو سجدہ سے اٹھایا اور بھرے مجمعے میں اعلان کیا ''جو قارون کا ساتھی ہے وہ قارون کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہے میرے پاس آ جائے۔''

چنانچہ سوائے دو بدبخت آدمیوں کے سب موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے آئے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا۔ ''اے زمین یہ سامنے کھڑا شخص، غرور وتکبر کا پتلا، تیرے رب کے پیغمبر پر بدکاری کا الزام لگاتا ہے تیرے رب کے پیغمبر کو برا بھلا کہتا ہے اس کو پکڑ لے'' موسیٰ علیہ السلام نے جیسے ہی زمین کو یہ حکم دیا زمین نے قارون کو گھٹنوں تک کھینچ لیا اور وہ زمین میں دھنس گیا۔

آپ علیہ السلام نے پھر زمین کو حکم دیا تو وہ کمر تک زمین میں دھنس گیا، جب اس نے اپنے

لئے یہ سزا دیکھی تو رشتے داروں اور قربت داروں سے التجا کرنے لگا کہ موسیٰ سے سفارش کو کرو۔ لیکن آپ علیہ السلام نے ذرا بھی توجہ نہ دی۔ اس طرح وہ آہستہ آہستہ زمین میں دھنسا جانے لگا۔

قارون کا مال ومتاع بھی تباہ:۔

وہ دو شخص جو قارون کے بہت حامی تھے لوگوں سے کہنے لگے۔ دیکھو موسیٰ علیہ السلام یہ سب کچھ اس لئے کر رہے ہیں تاکہ قارون کے اس طرح مرنے کے بعد آپ علیہ السلام اس کے محلات اور مال و دولت پر قبضہ کر کے ہم پر حکومت کر لیں۔ تو آپ علیہ السلام نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ قارون کا خزانہ، محلات، مال ومتاع سب کچھ زمین میں دھنسا دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

''ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت موجود نہ تھی جو اسے اللہ کی گرفت سے بچانے میں اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ بدلہ لے سکا۔'' (سورۃ القصص)

☆......☆......☆

موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کی ملاقات کا دلچسپ قصہ

خضر علیہ السلام کون تھے؟

حضرت خضر علیہ السلام کی کنیت ابو العباس اور نام ''بلیا'' اور ان کے والد کا نام ''ملکان'' ہے۔ ''بلیا'' سریانی زبان کا لفظ ہے عربی زبان میں اس کا ترجمہ ''احمد'' ہے ''خضر'' ان کا لقب ہے اور اس کے معنی ہیں سرسبز چیز۔

آپ علیہ السلام کا لقب خضر اس وجہ سے تھا کہ آپ علیہ السلام جس خشک جگہ پر بیٹھتے یا تشریف فرما ہوتے وہاں آپ علیہ السلام کی برکت سے ہری ہری گھاس اُگ جاتی تھی اس لئے لوگ آپ علیہ السلام کو خضر کہتے تھے۔

عازمین نے آپ علیہ السلام کے متعلق ذکر کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کا شمار انبیاء میں ہوتا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ آپ علیہ السلام کا شمار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام کے نام کی یہ فضیلت بتائی جاتی ہے کہ جس کو آپ علیہ السلام کا پورا نام بلیا بن ملکان یاد ہوگا اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ آپ علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے بھی مشرف ہوئے ہیں اس لئے صحابی ہونے کا شرف بھی رکھتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام اور رب کریم کا مکالمہ:۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب دریائے نیل کی شور مچاتی لہروں میں قدرت خداوندی کا عظیم کرشمہ ظاہر ہوا اور موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو بحفاظت نیل کے دوسرے کنارے لے گئے۔

موسیٰ علیہ السلام کا ازلی دشمن فرعون اور اس کی قوم بھی تباہ ہو چکی تھی۔

ایک دن موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے اور اپنے رب سے ہم کلام ہوئے۔

''اے میرے مالک تیرے بندوں میں تجھے سب سے زیادہ محبوب بندہ کون ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''اے موسیٰ! جو میرا ذکر کرتا ہے اور مجھے کبھی فراموش نہ کرے'' پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔

''یا اللہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''جو حق کے ساتھ فیصلہ کرے اور کبھی بھی خواہش انسانی کی پیروی نہ کرے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

''یا اللہ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''جو ہمیشہ اپنے علم کے ساتھ دوسروں سے علم سیکھتا رہے تاکہ اس طرح اسے کوئی ایسی بات مل جائے جو اسے ہدایت کی طرف رہنمائی کرے یا اس کو ہلاکت سے بچا لے۔''

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

''پروردگار کیا تیرے بندوں میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو علم میں مجھ سے زیادہ ہو؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''ہاں بالکل ایسا شخص موجود ہے۔''

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

''یا اللہ وہ کون شخص ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''اے موسیٰ وہ خضر ہیں جو علم میں تم سے زیادہ ہیں۔''

پھر موسیٰ علیہ السلام عرض کیا۔

''یا اللہ اگر میں انہیں ملنا چاہوں تو کہاں مل سکتا ہوں''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''سمندر کے کنارے ایک چٹان پر''

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

''یا اللہ میں وہاں کیسے اور کس طرح پہنچوں گا؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''تم ایک ٹوکری میں اپنی خوراک کے لئے بھنی ہوئی مچھلی لے کر مجمع البحرین کی طرف سفر کرو۔ بس جب وہ مقام آئے گا تو وہ مچھلی زندہ ہو کر تڑپنے لگے گی۔ اسی مقام پر تم خضر علیہ السلام سے ملو گے۔''

مجمع البحرین کا سفر:۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگرد حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف علیہ السلام کو اس سفر میں اپنا رفیق ہونے کی سعادت عطا فرمائی اور مجمع البحرین کی طرف سفر شروع کیا۔

دونوں احباب حضرت خضر علیہ السلام کے شوق دیدار میں سفر کی منزلیں طے کر رہے تھے۔ سفر کرتے کرتے کافی دور جا نکلے اور موسیٰ علیہ السلام نے بھوک محسوس کی تو اپنے شاگرد سے کہا:

''لاؤ مچھلی نکالو، بھوک بہت ہی شدت سے تنگ کر رہی ہے۔''

شاگرد بولا۔'' جناب مچھلی تو ایک جگہ پر زندہ ہو کر تڑپنے لگی اور وہ مجھ سے چھوٹ کر سمندر میں جا گری۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتاؤں گا لیکن میں ایسا کرنا بھول گیا۔''

موسیٰ علیہ السلام نے کہا ارے اللہ کے بندے وہی تو مقام مجمع البحرین تھا جہاں خضر علیہ السلام سے ملاقات ہونی تھی۔''

چنانچہ دونوں احباب نے واپسی کا راستہ پکڑا اور جب اس مقام پر پہنچے تو وہاں مچھلی کا محراب بنا ہوا تھا۔

اور خضر علیہ السلام مل گئے:۔

جب اس مقام پر پہنچے تو دیکھا کہ سفید لباس میں ملبوس ایک بزرگ وہاں تشریف فرما ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کا شاگرد دونوں اس کے قریب گئے اور اسے سلام کیا تو وہ کہنے لگے۔

''اس زمین میں سلام کرنے والے کہاں سے آ گئے؟''

پھر انہوں نے پوچھا۔

''آپ کون ہیں؟''

تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔

''میں موسیٰ ہوں۔''

تو وہ بزرگ کہنے لگے۔

''کیا آپ بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام ہیں۔''

تو آپ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا۔

''جی ہاں ایسا ہی ہے۔''

پھر خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

''اے موسیٰ علیہ السلام جو میں جانتا ہوں وہ آپ علیہ السلام نہیں جانتے اور جو آپ علیہ السلام جانتے ہیں میں نہیں جانتا۔''

(اس کا مطلب یہ تھا کہ موسیٰ علیہ السلام شریعت کا تمام علم جانتے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام علم اسراء جانتے تھے)

موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا سفر:۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے عرض کیا۔

''آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کے پیچھے چلوں تاکہ وہ علوم جان سکوں جو

آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے عطا کئے ہیں۔''

تو خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

''موسیٰ علیہ السلام آپ صبر نہ کر سکیں گے۔''

تو موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے۔

''اے خضر علیہ السلام انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔''

تو خضر علیہ السلام نے کہا۔

''ٹھیک ہے اگر ایسا ہے تو آپ مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کریں گے۔''

موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کے درمیان یہ معاہدہ طے پا گیا اور سفر کا آغاز کر دیا۔

کشتی کا واقعہ:۔

دونوں استاد شاگرد حضرت خضر علیہ السلام کے پیچھے پیچھے چلتے گئے یہاں تک کہ سمندر کے ایک کنارے پر بہت سے ملاح اپنی کشتیوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام ان احباب کو لے کر ایک خوبصورت کشتی میں سوار ہو گئے اس کشتی میں اور بھی بہت سے لوگ سوار تھے۔

کشتی سمندر کی تیز موجوں سے باتیں کرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی اس سفر کی خاص بات یہ تھی کہ ان لوگوں نے ان تینوں احباب سے کرایہ بھی نہ وصول کیا۔

جب کافی سفر طے ہو گیا اور منزل کے قریب پہنچنے کا وقت قریب آیا تو خضر علیہ السلام نے اپنے جھولے میں سے کلہاڑی نکالی اور کشتی کا ایک تختہ پھاڑ دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ منظر دیکھا تو برداشت نہ کر سکے کہنے لگے۔ ''اے خضر! ان لوگوں نے ہمارے سے کرایہ بھی نہیں لیا۔'' قرآن مجید میں اس طرح سے اس واقعہ کا ذکر ملتا ہے۔

''کہا تم نے اسے اس لئے چیر ڈالا کہ اس کے سواروں کو ڈبو ڈالو بیشک تم نے بری بات کی ہے۔'' (سورۃ الکھف)

ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔

''کیا میں نہ کہتا تھا آپ صبر نہ کر سکیں گے۔''

اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کی اور کہا ''میں نے بھول کر سوال کر دیا ہے آپ علیہ السلام مجھے آئندہ اس طرح نہ پائیں گے۔

پھر جب منزل آئی تو وہ خاموشی سے کشتی سے اتر گئے۔

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com

بچے کا قتل :۔

دونوں استاد شاگرد خاموشی سے حضرت خضر علیہ السلام کے پیچھے چلتے جا رہے تھے کہ ان کا گزر ایک آبادی سے ہوا تو حضرت خضر علیہ السلام نے ایک نابالغ خوبصورت بچے کو دیکھا جو کہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اس کا گلا دبا کر اسے موت کے سپرد کر دیا۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے ایک خوبصورت بچے کو اس طرح مرتے ہوئے دیکھا تو تڑپ اٹھے اور برداشت نہ کر سکے کہنے لگے۔

''کیا تم نے ستھری جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دیا ہے بیشک تم نے بُری بات کی۔'' (سورۃ الکھف)

حضرت خضر علیہ السلام نے پھر موسیٰ علیہ السلام سے کہا ''کیا میں نہ کہتا تھا کہ آپ صبر نہ کر پائیں گے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ''اس دفعہ میری معذرت قبول کر لیں اس کے بعد آپ علیہ السلام مجھے بے صبر نہ پائیں گے۔''

چنانچہ پھر خاموشی سے سفر جاری کر دیا۔

گرتی دیوار سیدھی کر دی :۔

پھر تینوں احباب سفر طے کرتے کرتے ایک گاؤں میں پہنچے تو آپ علیہ السلام نے گاؤں والوں سے کھانا طلب کیا لیکن کوئی ایسا خوش نصیب نہ تھا جو آپ علیہ السلام کی دعوت کرتا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے گاؤں میں ایک جگہ گرتی ہوئی دیوار دیکھی تو آپ علیہ السلام نے اسم اعظم کا ورد کیا اور وہ دیوار سیدھی کردی لیکن کوئی مزدوری نہ لی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام تو گاؤں والوں کے سلوک سے پہلے ہی بڑے غصے میں تھے کہنے لگے ''تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے'' (سورۃ الکھف)

اس مرتبہ اعتراض کرنے پر خضر علیہ السلام نے آپ سے کہا یہاں آپ اور میں جدا ہوں گے۔

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com

تین سوال، تین جواب:۔

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com

جب حضرت خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ بس اب ہم تم یہاں جدا ہوں گے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے آپ علیہ السلام سے تین موقعوں پر تین سوال کیے ہیں ان کے جواب تو عنایت فرمائیں۔ تو خضر علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کے تینوں سوالوں کے جواب دیئے اور جدا ہو گئے۔

سوال نمبر 1:۔ آپ علیہ السلام نے کشتی کا تختہ کیوں اکھاڑا؟

جواب:۔ اس لئے کہ وہ کشتی موجودہ سب کشتیوں سے خوبصورت تھی اور جہاں اس نے جانا تھا وہاں کے بادشاہ نے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کے ملاح پر ظلم سے وہ کشتی غصب کر لینی تھی۔ اب اس میں عیب پیدا ہو گیا تھا وہ اس ظلم سے بچ گیا۔

Tinyurl.com/ulamaehaq

سوال نمبر 2:۔ آپ علیہ السلام نے والدین کا اکلوتا بیٹا کیوں مار ڈالا؟

جواب:۔ اس نے بڑے ہو کر کفر کرنا تھا اور اس کے ماں باپ اس سے بہت پیار کرتے تھے اس کے پیار کی وجہ سے وہ بھی گمراہ ہو جاتے اس لئے میں نے ایسا کیا۔

سوال نمبر 3:۔ آپ علیہ السلام نے گاؤں والوں کے برے سلوک کے باوجود دیوار بغیر مزدوری کیوں سیدھی کی؟

جواب:۔ یہاں دو یتیم بچے اس گاؤں میں رہتے ہیں اور اس دیوار کے نیچے ان کے باپ نے مرنے سے پہلے ان کے لئے خزانہ چھپایا تھا تاکہ اس کے مرنے کے بعد جب وہ

بڑے ہو جائیں تو انہیں زندگی میں کوئی مشکل پیش نہ آئے اور اگر وہ دیوار گر جاتی تو گاؤں کے ظالم لوگ ان کا خزانہ ہڑپ کر لیتے اور وہ محروم ہو جاتے۔

پھر حضرت خضر علیہ السلام کے جواب سن کر موسیٰ علیہ السلام حیران ہو گئے اور سوچنے لگے کہ حقیقتاً یہ تینوں کام تو شرع کے خلاف تھے لیکن ان کی حکمت صرف خضر علیہ السلام کو ہی معلوم تھی۔

پھر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اے موسیٰ علیہ السلام! آپ علیہ السلام یقین و اطمینان رکھیں کہ میں نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنی طرف سے نہیں کیا اپنے رب تعالیٰ کے حکم سے کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے وطن واپس چلے آئے۔

بھاگنے والے پتھر کی کہانی

یہ ایک پتھر تھا جس کی خاصیت یہ تھی کہ یہ لمبا، چوڑا اور چوکور شکل کا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام اسے ہر وقت اپنے جھولے میں رکھتے تھے۔ اس پتھر سے ایک معجزہ میدان تیہ میں بھی ظاہر ہوا تھا جب موسیٰ علیہ السلام کی نافرمان قوم نے آپ علیہ السلام سے پانی مانگا تو آپ علیہ السلام نے اپنے اس پتھر پر اپنا عصا مارا تو اس میں سے بارہ چشمے جاری ہو گئے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بھی بارہ قبیلے تھے۔

قوم موسیٰ کا الزام:۔

اس پتھر کا ایک بڑا حیرت انگیز واقعہ ہے جس کا تعلق موسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ سے تھا۔ اس کے اسی واقعہ کی وجہ سے اسے دوڑنے والا پتھر کہا جاتا ہے۔

بنی اسرائیل بہت بے حیا قوم تھی ساتھ ساتھ ہی نافرمان بھی تھے اور جیسے ہر نبی کو اپنی قوم سے پیار ہوتا ہے موسیٰ علیہ السلام بھی اپنی قوم سے بہت پیار کرتے تھے اور ان کی ہر خواہش کو پورا کرتے تھے۔

قوم کے تمام لوگ عموماً دریا وغیرہ پر اکٹھے ہو کر برہنہ (ننگے ہو کر) نہایا کرتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے منع کرنے کے باوجود وہ اس کام سے باز نہ آتے جبکہ موسیٰ علیہ السلام کا معمول تھا کہ

آپ علیہ السلام جب بھی غسل فرماتے تنہا فرماتے اور تہبند باندھ کر غسل کیا کرتے۔

بنی اسرائیل نے جب دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام تو ان سے جدا کام کرتے ہیں تو بدبختوں نے آپس میں مشورہ کیا کیوں نہ موسیٰ علیہ السلام کو تنگ کیا جائے ویسے موسیٰ علیہ السلام ایسا کیوں کرتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

چنانچہ انہوں نے اپنے لوگوں میں یہ بات مشہور کر دی کہ آپ علیہ السلام کے بدن میں یا تو برص کا کوئی سفید داغ ہے یا آپ علیہ السلام میں ضرور ایسا کوئی عیب ہے جس کو آپ علیہ السلام چھپاتے ہیں اور ہمارے ساتھ غسل نہیں کرتے۔

جب موسیٰ علیہ السلام کو یہ خبر ملی اور آپ علیہ السلام کی قوم نے آپ علیہ السلام کو تنگ کرنا شروع کر دیا تو اس بات کا آپ علیہ السلام کو بہت زیادہ صدمہ ہوا۔

جب کلیم پریشان ہوئے تو خدا تعالیٰ کو یہ کب گوارہ ہو سکتا تھا کہ کوئی اس کے کلیم کو تنگ کرے کوئی اس کے کلیم کا دل دکھائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی برأت اور بے عیبی ظاہر کرنے کیلئے بہترین انتظام فرمایا۔

پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا:۔

ایک دن موسیٰ علیہ السلام اپنے معمول کے مطابق پہاڑوں کے دامن میں چھپ کر جہاں کوئی جن و انس نہ تھا غسل فرمانے لگے۔ آپ علیہ السلام نے جب اس بات کا اطمینان کر لیا کہ یہاں کوئی بھی نہیں تو آپ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اتارے اور چشمے کے کنارے اپنے اس خاص پتھر پر رکھ کر غسل فرمانے لگے۔ جب آپ علیہ السلام نے غسل کر لیا اور اپنے کپڑے پہننے کے لئے باہر تشریف لائے۔

تو حکم خداوندی سے پتھر آپ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگنے لگا۔ آپ علیہ السلام نے اپنا عصا لیا اور پتھر کے پیچھے برہنہ بھاگنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ ''او پتھر ٹھہر جاؤ میرے کپڑے لئے جا رہے ہو۔'' پتھر آگے آگے بھاگ رہا تھا اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے پیچھے بھاگے جا رہے تھے۔

Tinyurl.com/ulamaehaq

پتھر بھاگتا ہوا بستی میں داخل ہو گیا اور سارے بازاروں میں اسی طرح بھاگتا رہا اور موسیٰ علیہ السلام قدرت خداوندی سے اپنی اس حالت کو بھول گئے اور برہنہ حالت میں پتھر کا پیچھا کرتے رہے۔ جب سب لوگوں نے دیکھ لیا کہ موسیٰ علیہ السلام بے عیب ہیں تب پتھر ایک جگہ جا کر رک گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے جلدی سے اپنے کپڑے پہنے۔

اور پتھر بول پڑا:۔

جب پتھر رُکا اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اتار کر پہن لیے اور غصے سے اپنا عصا لیا اور پتھر کو پیٹنے لگے۔

پتھر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ ''اے موسیٰ علیہ السلام آپ علیہ السلام مجھے اس طرح نہ پیٹو مجھے ایسا کرنے کا حکم رب کریم نے دیا تھا تاکہ آپ کو بے عیب ثابت کرسکوں۔''

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اس پتھر کو اپنے جھولے میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا ذکر اس طرح فرمایا۔

> ''اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بری فرما دیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والے ہیں۔'' (سورۃ الاحزاب)

☆......☆......☆

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

ربِّ عز و جل کی آواز سننے والے خوش نصیب

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com

کوہ طور سے واپسی اور حکم خدا:۔

Ulamaehaqulamaedeoband

موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوہ طور پر تشریف لے گئے تاکہ اپنی قوم کے لئے احکام شریعت لے آئیں۔ آپ علیہ السلام کے جانے کے بعد بنی اسرائیل کے سامری نام جادوگر نے سونے کا بچھڑا بنایا جس کے منہ میں اس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سواری کے قدموں کی خاک ڈالی تو وہ گائے کی طرح بولنے لگا۔

سامری نے جب یہ کام کرلیا تو لوگوں کو مخاطب کیا۔

"اے لوگو! موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں تمہارے رب سے سب کیلئے کتاب لینے جارہا ہوں حالانکہ تمہارا رب تو یہ ہے جو بولتا بھی ہے اور سونے کا بھی ہے۔"

Tinyurl.ulamaehaq

جاہل لوگ فوراً سامری کی باتوں میں آ گئے اور اس بچھڑے کی پوجا شروع کردی۔ جب موسیٰ علیہ السلام واپس آئے اور لوگوں کو اس حال میں پایا تو غصے سے سامری کے اس بچھڑے کو توڑ ڈالا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا "اے موسیٰ جن لوگوں نے اس کی پرستش نہیں کی وہ لوگ ان لوگوں کو قتل کریں جنہوں نے اس کی پرستش کی ہے۔"

خدا تعالیٰ کی آواز سننے کا شرف:۔

چنانچہ حکم خداوندی کے مطابق جب عمل کیا گیا اور ستر ہزار پرستش کرنے والوں کو قتل

کردیا گیا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسرا حکم نازل ہوا۔

''اے موسیٰ اپنی قوم میں سے ستر بہترین نیک آدمیوں کا انتخاب کرو اور انہیں لے کر کوہ طور پر آؤ جب وہ لوگ پرستش کرنے والوں کیلئے مغفرت کی دعا کریں گے تو ہم ان کی دعا نافرمانوں کے حق میں ضرور قبول کریں گے۔''

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ستر آدمیوں کا انتخاب کیا اور کوہ طور کی جانب چل دیئے جب یہ لوگ کوہ طور پر نافرمانوں کے لئے مغفرت طلب کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی آواز سننے کا شرف عطا کیا اور کہا۔

''اے بنی اسرائیل! میں ہی تمہارا رب ہوں میرے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں میں نے ہی تم لوگوں کو فرعون کے ظلم وستم سے نجات دی ہے لہٰذا تم فقط میری ہی عبادت کرو میرے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکاؤ۔''

مرنے کے بعد پھر زندہ ہو گئے:۔

اللہ تعالیٰ کی آواز سن کر بجائے اپنی خوش نصیبی کا شکر ادا کرنے کے وہ لوگ سرکش ہو گئے اور یک لخت کہنے لگے۔

''اے موسیٰ! ہم ہرگز ہرگز آپ کی بات نہ مانیں گے جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اپنے روبرو نہیں دیکھ لیں۔''

''موسیٰ علیہ السلام ہم یہ یقین نہیں کریں گے کہ یہ خدا تعالیٰ کی ہی آواز ہے ہم آپ علیہ السلام کی اتباع چھوڑ دیں گے بس ہمیں اپنے رب کا دیدار کراؤ ورنہ ہم اپنے پرانے خداؤں کی عبادت شروع کر دیں گے۔''

موسیٰ علیہ السلام انہیں سمجھانے لگے۔''اے لوگو! تم تو بہت خوش نصیب ہو تمہیں وہ آواز سننے کو ملی ہے جو آج تک کسی نے نہیں سنی یہ آواز تو قیامت والے دن صرف نیک لوگوں کا حصہ ہو گی لہٰذا تم سرکشی نہ کرو اور اپنی ضد چھوڑ کر اپنی خوش نصیبی پر شکر بجا لاؤ۔''

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.com/ulamaehaq

لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے اور شکر کی بجائے سرکشی کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب نازل کیا۔

ہوا یوں کہ ایک فرشتہ کوہ طور پر آیا اور اس نے ایک خوفناک سی چیخ ماری جس کے خوف و ہراس سے ان ستر آدمیوں کے دل پھٹ گئے۔ اس طرح وہ آدمی مر گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام ہم کلام ہوئے آخر میں موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے ان کی زندگی کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر زندہ کر دیا۔ قرآن مجید میں اس طرح فرمایا۔

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com

"یاد کرواے موسیٰ علیہ السلام جب ان لوگوں نے کہا ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو آلیا انہیں ایک کڑک نے اور تم دیکھ رہے تھے پھر ہم نے انہیں موت دے کر زندہ کر دیا تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔" (سورۃ البقرہ)

☆......☆......☆

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.ulamaehaq
Tinyurl.com/ulamaehaq

ماخذ و مراجع

تفاسیر

قرآن مجید

ترجمہ کنز الایمان	تفسیر کنز العرفان
تفسیر مظہری	تفسیر ابن کثیر
تفسیر مدارک	تفسیر خازن
تفسیر بیضاوی	تفسیر تفہیم القرآن
تفسیر ضیاء القرآن	تفسیر جمل
تفسیر کبیر	تفسیر روح البیان
تفسیر صاوی	تفسیر انوار القرآن

فضائل عمال

کتب احادیث:

مسلم شریف	بخاری شریف
مشکوٰۃ المصابیح	مسند احمد بن حنبل

دیگر کتب:

اینڈ آف ٹائم	قصص القرآن
فضائل اعمال	البدایہ والنہایہ
مدارج النبوۃ	شرح زرقانی

☆......☆......☆

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.com/ulamaehaq

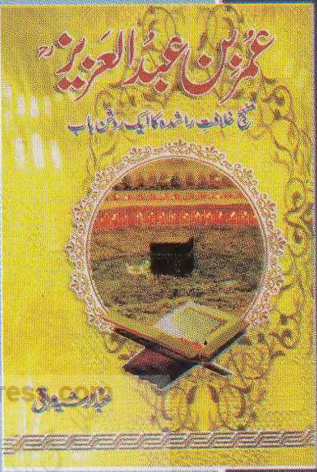

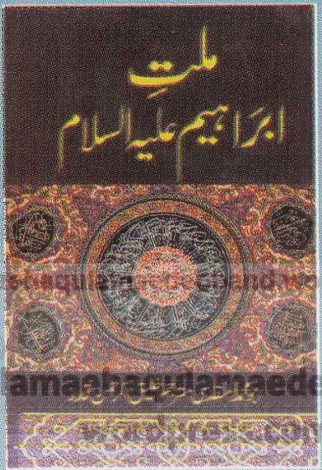

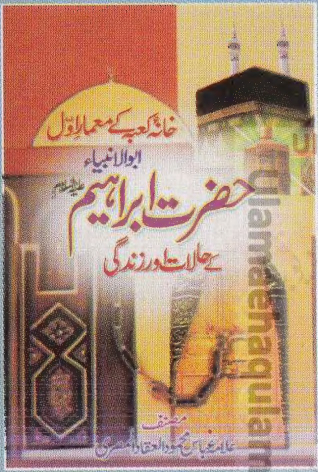

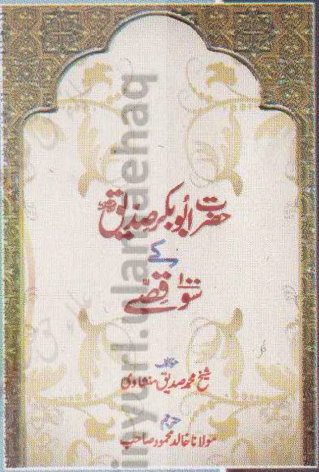

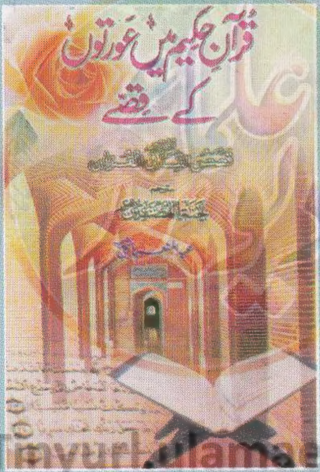

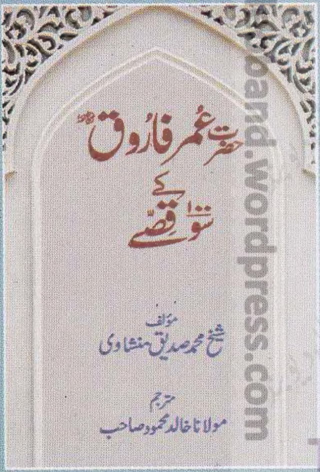

Ulamaehaqulamaedeoband.wordpress.com
Tinyurl.com/ulamaehaq

اریب
پبلیکشنز

Rs.40/-

Areeb Publications

1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2 (India)

Ph. 011-23282550, email: apd1542@gmail.com